رسول اللہ ﷺ کا دستر خوان

www.KitaboSunnat.com

تالیف
فضیلۃ الشیخ محمود نصار

دار الکتب السلفیۃ
DAR-UL-KUTUB AL-SALAFIYYAH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کا دسترخوان

تالیف

فضیلۃ الشیخ محمود نصار

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ
حافظ ابوبکر ظفر

نظر ثانی
اُمِ عبدِ مُنیب

ناشر

دار الکتب السلفیۃ
DAR-UL-KUTAB AL-SALAFIYYAH

042-37361505
042-37008768
0333-4334804

اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نبوی ﷺ دستر خوان	8
کھانے میں نبی مکرم ﷺ کا اسوہ	8
نبی ﷺ کی مہمان نوازی	11
کھانے کی دعوت میں نبی ﷺ کا اسوہ	11
کھانا پیش کرنے کے آداب	12
کھانا جلدی لانا	12
کھانے کی ترتیب	13
عمدہ سالن پہلے لایا جائے	14
بقدر کفایت کھانا لائے	14
دعوت سے واپسی کی ہدایات	15
رسول اللہ کو کھانا ہدیہ کرنا	16
بھوکے کو کھلانے کی ترغیب	16
دائیں ہاتھ سے کھانے کی ترغیب	17
صفہ والوں کے لیے دعا	17
بڑا پیالہ	19
مہمانی کی ترغیب	21
امہات المومنین کا ولیمہ	21
ولیمہ کی ترغیب	22
دعوت قبول کرنے کی ترغیب	22
ولیمہ کی دعوت قبول کرنے کی ترغیب	23
حسن وحسین کا عقیقہ	26
عقیقہ کی ترغیب	27
اہل میت کے لیے کھانا بنانا	27
کھانا پیش کرنے میں نبی کا اسوہ	27
کھانے کی کیفیت	27
نبی ﷺ کے کھانے کا طریقہ	34
شیطان کی آمد اور دور کرنے کا طریقہ	36
دوران کھانا نبی ﷺ کا طریقہ	37
بیٹھنے کی کیفیت	38
برتن اچھی طرح صاف کرنا	38
گھٹنے کھڑے کر کے پاؤں پر بیٹھنا	39
دائیں طرف کھانا رکھنا	39
نبی ﷺ کا سالن	40
کس چیز پر رکھ کر کھائیں؟	40
بڑے پیالے میں کھانے کا طریقہ	41
ڈونگے کی کیفیت	41

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سامنے سے کھانا چاہیے	42
ایک لقمہ میں دو کھجوریں	42
انگلیوں کو چاٹنا	43
انگلیاں چاٹنے کی وجوہات	44
برتن صاف کرنے کی رغبت	45
کھانے میں بیماری کی دعا	45
کھانے میں میانہ روی	46
کھانے کے بعد دعا	47
میزبان کے لیے دعا	48
ایک اور سات گنا کھانا	48
سیر ہونے کی دعا	49
برتن ڈھانپنا	49
بیماروں کو مجبور نہ کریں	50
شام کا کھانا	50
کھانے میں برکت	51
نبی ﷺ کا کھانا	52
روٹی کیسی ہو	52
سالن کا انتظار	53
کھانے کے بعد ہاتھ دھونا	54
ثرید کی فضیلت	54
کھیرا تازہ کھجور کے ساتھ	54
دستی کا گوشت	54
پشت کا گوشت	55
گوشت کا شوربہ	55
ہڈی منہ کے قریب لانا	56
چھری سے گوشت کاٹنا	56
بکری کا گوشت	57
گوشت کی تعریف کرنا	87
کدو پسند کرنا	57
کدو اور سوکھا گوشت	58
کھجور اور دودھ طیب ہیں	58
سوکھا گوشت کھانا	58
حلوا کھانا	58
سرخی مائل انگور کھانا	59
پنیر کھانا	59
خرگوش کا گوشت	60
اگر کھانے پینے میں مکھی گرے	60
رسول اللہ کا پسندیدہ کھانا	60
شہد اور میٹھی چیز	61
کچا لہسن	62

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

پیاز کھانا	62
کھجور کھانا	62
کیڑا لگی کھجور	63
سرخاب کا گوشت	63
ٹڈی کھانا	63
مچھلی کھانا	64
ایک کھانے میں دو اشیا	64
کھیرا اور کھجور	64
تربوز اور کھجور	65
مکھن اور کھجور	65
نبی ﷺ کے پینے کا طریقہ	65
تین گھونٹ سے پینا	65
کھڑے اور بیٹھ کر پینا	65
مشکیزے سے پانی پینا	66
ٹھنڈا اور میٹھا پینا	66
وضو کا زائد پانی	67
زمزم پینا	68
دودھ پینا	68
دائیں طرف پکڑنا	68
مختلف اوقات میں دودھ پینا	69
دودھ پی کر کلی کرنا	69
دودھ پی کر دعا کرنا	69
شہد پینا	70
انگور کا رس	70
کھجور کا رس جو نشہ آور نہ ہو	71

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سخن وضاحت

رسول اللہ ﷺ کے کھانے اور پینے کے معمولات کے بارے جناب محمود نصار نے یہ مضمون ''صفة طعام وشراب النبی ﷺ '' کے عنوان سے مرتب کیا ہے جس پر احمد التواب نے حواشی وتعلیقات دیئے ،اس مضمون کو کتابچے کی صورت میں قاہرہ کے طباعتی ادارے ''دارالفضیلة'' نے شائع کیا۔

حافظ ابو بکر ظفر سلمہ اللہ نے اس کا اردو قارئین کے لیے ترجمہ کیا تو حواشی اور تعلیقات کو بھی مضمون ہی کا ایک حصہ بنا دیا۔اس مضمون کا ابتدائی حصہ ہفتہ روزہ الاعتصام میں چھپا، اس کی افادیت کو سامنے رکھتے ہوئے ادارہ نے اس مکمل مضمون کو کتابی شکل میں چھپوانے کا اہتمام کیا ہے ۔ میں نے عبارت کی تصحیح اور املاء درست کرتے ہوئے جہاں وضاحت ضروری سمجھی وہاں قارئین کے لیے مزید حواشی بھی ساتھ ساتھ دے دیئے۔

موضوع خاصا اہم ہے اور وقت کی ضرورت بھی لیکن نامعلوم کیوں فاضل مرتب نے ضعیف احادیث بھی دے دیں اور بعض جگہ پر موضوع بھی حالانکہ ان کے بجائے صحیح احادیث بھی دی جاسکتی تھیں ۔ چند ایک موضوع روایات کو حذف کر دیا اس کے باوجود ضعیف روایات اس میں موجود ہیں جو بات صحیح سند سے منقول نہ ہو اسے سنت سمجھنا یا اس کے کرنے پر ثواب کی امید رکھنا تو غلط ہے لیکن دنیاوی فوائد کے لحاظ سے کھانے پینے میں کسی چیز کا استعمال درست ہے البتہ عبادات میں فوائد وغیرہ کی امید سے بھی ہر قسم کا اضافہ وکمی ناجائز ہے۔(واللہ اعلم)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر کام سنت کے مطابق کرنے کی توفیق دے اور مضمون نگار، مترجم، نظر ثانی کرنے والے اور طابع وناشر سب کی سعی قبول فرمائے۔آمین!

ام عبدِ منیب

صفر المظفر ۱۴۲۸ھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نبوی دستر خوان

کھانے میں نبی مکرم کا اسوہ:

رسول اللہ ﷺ کی شخصیت اچھے اخلاق و آداب کا مجموعہ تھی اور پائیدار راستہ کی راہنمائی کرنے والی تھی۔ آپ ﷺ کی ساری زندگی ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہے ہر کام اور ہر بات میں، اسی لیے جو کام آپ ﷺ کی زندگی میں مل جائیں انہیں چھوڑنا جائز نہیں اور جو کام آپ ﷺ نے نہیں کیے ان کو اپنانے کا تکلف نہیں کرنا چاہیے۔ جو بھی پاکیزہ چیز آپ ﷺ کے سامنے رکھی گئی آپ ﷺ نے اسے کھایا۔ ہاں اگر آپ نے اسے ناپسند کیا تو حرام کہے بغیر چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے کھانے میں عیب نہیں نکالا اگر خواہش تھی تو کھالیا وگرنہ چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے گوہ نہیں کھائی کیونکہ آپ کو اس کے کھانے کی عادت نہیں تھی اور آپ ﷺ نے امت پر اسے حرام نہیں کیا بلکہ آپ کے دستر خوان پر اسے کھایا گیا اور آپ دیکھ رہے تھے۔ آپ نے میٹھی اشیاء اور شہد بھی کھایا آپ انہیں پسند بھی کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے بکری، بھیڑ، مرغی، سرخاب، جنگلی گدھا، خرگوش اور سمندری جانوروں کا گوشت کھایا، شوربا پیتے اور تر خشک کھجوریں کھایا کرتے، آپ ﷺ خالص دودھ اور اس میں کچھ ملا کر بھی پیا کرتے۔ گندم اور جو کا بنایا ہوا حلوا اور پانی میں شہد ملا کر پیا کرتے اور آپ کھجور بھگو کر اس کا پانی پیتے اور جو کا حلوا کھاتے۔

آپ ﷺ گوشت کے شوربے میں روٹی ملا کر ثرید بنا کر کھاتے اور آپ نے پگھلی ہوئی چربی بطور گھی کے روٹی کے ساتھ کھائی۔ بھنا ہوا جگر، نیز گوشت کے خشک ٹکڑے اور پکے ہوئے کدو کھائے جو آپ ﷺ کو بہت پسند تھے۔ آپ سبزی وغیرہ ابال کر کھاتے اور گھی کے ساتھ ثرید بھی کھاتے، پنیر کھاتے اور زیتون کے ساتھ روٹی کھاتے، تربوز اور تر کھجور ملا کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اور کھجور اور مکھن ملا کر کھاتے، یہ آپ ﷺ کو بہت پسند تھا۔ نبی مکرم ﷺ کبھی عمدہ و پاکیزہ چیز کو رد نہیں کرتے تھے اور نہ تکلف فرماتے بلکہ آپ ﷺ کا اسوہ تو یہ ہے کہ جو موجود ہوتا کھا لیتے۔ حتیٰ کہ بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر بھی باندھ لیتے۔ آپ ﷺ کے گھر کا چولہا اکثر نہیں جلتا تھا اور اسی حالت میں مہینے پہ مہینہ گزرتا چلا جاتا۔

آپ ﷺ کا کھانا اکثر و بیشتر زمین پر رکھا جاتا اور یہی دسترخوان ہوتا، تین انگلیوں کے ساتھ کھاتے اور فراغت کے بعد ان کو چاٹتے۔ کھانا کھانے کے طریقوں میں سے یہ صورت سب سے بہتر ہے کیوں کہ متکبر شخص ایک انگلی سے کھاتا ہے اور بھوکا لالچی پانچ انگلیوں سے کھاتا ہے اور آپ ﷺ اطمینان کے ساتھ کھانا چھوڑ دیتے اور ٹیک لگا کر نہ کھاتے۔ ٹیک لگانا تین طرح ہے:

۱۔ پہلو کے بل ٹیک لگانا۔

۲۔ چارزانو ہو کر بیٹھنا۔

۳۔ ایک ہاتھ پر ٹیک لگانا اور دوسرے کے ساتھ کھانا۔ یہ تینوں صورتیں بری ہیں۔

❀ رسول اللہ ﷺ کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے اور اختتام پر اللہ کی تعریف کرتے۔ آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھتے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا".

"ہر قسم کی ستائش اللہ کے لیے ہے، بہت زیادہ پاکیزہ، برکت والی، اس قدر جو کفایت نہیں کر سکتی اور جس سے نہ کنارہ کشی ہو سکتی اور نہ بے پروا ہوا جا سکتا ہے، اے ہمارے رب"۔

❀ بعض اوقات آپ یہ دعا پڑھتے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ مَنَّ عَلَیْنَا فَهَدَانَا وَأَطْعَمَنَا وَأَسْقَانَا وَكُلَّ بَلَاءٍ أَبْلَانَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَسَقٰی مِنَ الشَّرَابِ وَكَسٰی مِنَ الْعُرْیِ وَهَدٰی مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰی وَفَضَّلَ عَلٰی كَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تَفۡضِيۡلًا اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ".

"تمام تعریفات اس اللہ کے لیے ہیں جو کھلاتا ہے اسے کھلایا نہیں جاتا۔ اس نے ہم پر احسان کرتے ہوئے ہدایت عطا فرمائی ہے، ہمیں کھلایا پلایا اور ہر اعتبار سے ہم پر احسان کیا۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور کپڑے پہنائے، گمراہی سے ہدایت بخشی، اندھاپے سے بصارت عطا فرمائی اور اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو جہانوں کا رب ہے"۔

❀ بعض اوقات آپ یہ دعا پڑھتے:

"اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ اَطۡعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ".

"تمام تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس نے کھلایا، پلایا اور ہضم کروایا"۔

آپ ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو اپنی انگلیاں چاٹتے۔ اس وقت ان لوگوں کے پاس رومال نہیں ہوا کرتے تھے جن سے ہاتھ صاف کرتے۔ اسی طرح ان کی یہ بھی عادت نہیں تھی کہ جب بھی کھانا کھاتے تو ہاتھ دھوتے۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر بیٹھ کر پیتے بلکہ کھڑے ہوکر پینے والے کو ڈانٹتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے عذر کی بنا پر کھڑے ہوکر پیا جس کا سیاق وسباق یہ ہے کہ آپ زمزم کے پاس تشریف لائے، لوگ زمزم سے پیاس بجھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے بھی ڈول پکڑا اور کھڑے ہوکر ہی پانی پیا۔ اس مسئلہ میں درست بات یہی ہے کہ کھڑے ہوکر پینا منع ہے۔ یہ صرف اس وقت جائز ہے جب بیٹھنے سے کوئی عذر مانع ہو۔ اس موضوع پر احادیث کا خلاصہ یہی ہے۔ واللہ اعلم

❀ رسول اللہ ﷺ جب (محفل میں) پانی وغیرہ پیتے تو دائیں جانب والے کو پکڑاتے خواہ بائیں جانب کوئی اس سے بڑا ہی کیوں نہ ہو۔

(زاد المعاد فی سیرۃ خیر العباد: ۱/۳۷۰۔۳۸)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

نبی ﷺ کی مہمان نوازی

کھانے کی دعوت میں نبی ﷺ کا اسوہ:

نبی ﷺ نے نیک لوگوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب دلائی ہے کیوں کہ یہ عمل قرابت اور آپس کی محبت ومودت کا سبب ہے۔مناسب یہ ہے کہ دعوت میں قریبی رشتہ داروں کو بھی مدعو کیا جائے ،کیوں کہ انہیں دعوت نہ دینا قطع رحمی ہے۔رشتہ داروں میں ترتیب کا بھی خیال رکھا جائے کیوں کہ کچھ لوگوں کو بلانا اور کچھ کو نہ بلانے سے دلوں میں کینہ پیدا ہوتا ہے۔

کھانے کی دعوت کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جس کے نہ آنے کا یقین ہو اسے دعوت نہ دی جائے۔جب یہ لوگ آتے ہیں تو دوسروں کو بے بس کرنے ،اُن پر فخر کرنے اور اُن کے لیے تنگی کا باعث بننے جیسے کام کرتے ہیں لہذا جو دعوت قبول کرنا پسند نہ کرے اسے دعوت ہی نہ دی جائے۔آپ ﷺ نے اس بات پر بھی ابھارا کہ اس دعوت میں شمولیت فاسق لوگوں کی بجائے نیک لوگوں کی ہو۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم نیک لوگوں کو اپنا کھانا کھلاؤ''۔(ابن ماجہ:١٧٤٧،مسند احمد:٣٨/٣)

آپ ﷺ نے ان غلطیوں کی نشان دہی بھی فرمائی جو اکثر وبیشتر کھانے کی دعوت میں ہوتی ہیں۔بالخصوص دعوتِ ولیمہ میں کہ جس میں امراء اور اصحاب ثروت لوگوں کی بلایا جاتا ہے اور تنگ دست لوگوں کو نہیں بلایا جاتا۔مصطفی علیہ السلام نے فرمایا:''برا کھانا وہ ولیمہ ہے جس میں اغنیاء کو دعوت دی جاتی ہے اور فقراء کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے''۔

صحیح مسلم کے الفاظ یوں ہیں کہ:''کھانوں میں سے برا کھانا ایسا ولیمہ ہے جس میں اغنیاء کو بلایا جاتا ہے اور مساکین کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔پس جو (دعوت ملنے کے باوجود)دعوت پر نہ آیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی''۔(مسلم:٢/ ١٠٥٤، أبو داؤد:٣٧٤٢،بخاری،باب من ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کھانا پیش کرنے کے آداب

www.KitaboSunnat.com

ا۔ کھانا جلدی لانا:

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں مہمان داری کے سلسلے میں نہایت عمدہ واقعہ ذکر کیا ہے جب کہ ابوالانبیاء سیدنا ابراھیم علیہ السلام کے پاس اُن کے مہمان آئے:

﴿هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ﴾(الذاریات:٢٤)

''کیا تجھے ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر بھی پہنچی ہے''۔

وہ معزز اس لیے ہوئے کہ انہیں بہت جلد کھانا دیا گیا، اس بات پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان دلالت کرتا ہے:

﴿فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ﴾(ھود:٦٩)

''اور وہ بغیر کسی تاخیر کے بھنا ہوا بچھڑا لے آئے''۔

اسی طرح فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ﴾(الذاریات:٢٦)

''پھر (چپ چاپ جلدی جلدی) اپنے گھر والوں کی طرف گئے اور فربہ بچھڑے کا گوشت لائے''۔

ایک قول کے مطابق آپ گوشت کی ایک ران لائے۔

حاتم الاصم بیان کرتے ہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے سوائے پانچ جگہوں کے، کیوں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۱) مہمان کو کھانا کھلانا (۲) میت کی تیاری (۳) نوجوان کی شادی (۴) قرض کی ادائیگی (۵) گناہ سے توبہ۔

۲۔ کھانے کی ترتیب:

علمائے متقدمین مہمان نوازی میں پھلوں سے ابتداء کرنا مناسب سمجھتے تھے۔ امام ابو حامد الغزالی نے احیاء علوم الدین میں قرآن کریم کی آیات سے اسی ترتیب کو بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ﴾ (الواقعة: ۲۰۔۲۱)

''اور ایسے پھل لے کر جنہیں وہ پسند کرتے ہیں اور پرندوں کا گوشت لے کر جس کی وہ خواہش رکھتے ہیں''۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اہلِ جنت کے لیے پہلے پھلوں کا ذکر کیا ہے اس کے بعد سب سے افضل گوشت کا۔ نیز نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

''عائشہ رضی اللہ عنہا کی تمام عورتوں پر فضیلت اس طرح ہے جیسے ثرید کی تمام دوسرے کھانوں پر''۔ (بخاری: ۱۸۹۵/۴۔ ترمذی: ۶۶۴/۵، رقم: ۳۸۸۷)

چنانچہ مہمان کو پہلے پھل پیش کیے جائیں پھر گوشت لایا جائے۔[1] خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعہ میں گوشت پیش کرنے کی دلیل موجود ہے کہ انہوں نے بھنا ہوا موٹا تازہ بچھڑا پیش کیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دنیا اور جنت والوں کے کھانوں کا سردار گوشت ہے''۔

---

[1] امام غزالی کا خیال درست ہے لیکن اس کا ہر شخص اور ہر موقع پر اطلاق درست نہیں کیونکہ نہ تو رسول اللہ ﷺ سے کوئی ایسا حکم ملتا ہے۔ جس میں آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہو کہ مہمان کے لیے کئی طرح کے کھانے تیار کرواور ان کی ترتیب میں پھلوں کو پہلے پیش کرو اور نہ ہی آپ ﷺ کے عمل سے کوئی ایسی ترتیب ملتی ہے۔ حتی کہ ابراہیم علیہ السلام کے بھنا ہوا بچھڑا پیش کرنے سے بھی یہ پتا نہیں چلتا کہ انہوں نے پہلے پھل پیش کیے تھے۔ (بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(ابن ماجہ:۲/۱۰۹۹، رقم:۳۳۰۵، ضعیف)

مزید فرمایا: ''بہترین سالن گوشت ہے اور باقی سالنوں کا سردار ہے''۔

(شعب الایمان للبیهقی:۲۹۲۳، اس میں ایک راوی ضعیف ہے)

۳۔ عمدہ سالن پہلے لایا جائے:

تا کہ خواہش مندا سے پوری طرح کھا لے، اس کے بعد زیادہ نہ کھائے۔ حد سے بڑھنے والوں کی عادت ہے کہ ناپسند چیز سے ابتداء کرتے ہیں تا کہ خواہش باقی رہے اور عمدہ چیز اس کے بعد کھانے ہیں، یہ خلاف سنت اور بسیار خوری کا بہانہ ہے۔❶

۴۔ بقدر کفایت کھانا لائے:

اگر کفایت سے کم لائے گا تو انسانی اقدار میں نقص ہوگا اور اگر زائد لائے گا تو دکھلا وا اور بناوٹ ہوگی۔ (احیاء علوم الدین:۲/۱۷۔۱۹)❷

مہمان کے لیے یہ ہدایت ہے کہ ہر قسم کا کھانا پوری طرح رکھ دینے سے پہلے کھانوں کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے بلکہ جب دستر خوان پر چیز رکھ دی جائے پھر ہاتھ بڑھائے کیوں کہ

(حاشیہ صفحہ سابقہ) اصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو کچھ موجود ہوتا مہمان کے سامنے رکھ دیتے اور عموماً ایک ہی چیز ہوتی البتہ کبھی کبھی دو قسم کے پھل یا جو کی روٹی کے ساتھ سِیر کے نمک، گوشت، کدو، پنیر، زیتون، چربی یا شہد وغیرہ کا سالن بھی ہوتا، کبھی صرف دودھ ہی سے تواضع کی جاتی، کبھی صرف کھجوروں سے۔ یہ دنیا داروں اور اہل عجم کے تکلفات ہیں کہ مہمان کو ایک وقت میں کئی قسم کے کھانے، پھل اور مٹھائیاں وغیرہ پیش کی جاتی ہیں۔

❶ اگر ایک سے زائد کھانے ہوں تو پھر۔ ورنہ سنت یہی ہے کہ جو کچھ موجود ہو وہی عمدہ ہے کیونکہ وہ اللہ کی نعمت اور رزق ہے اور بھوک میں تقویت دینے کا سبب بنتا ہے۔ فاضل مرتب اس ضمن میں رسول اللہ ﷺ کی سنت سے کوئی دلیل نہیں دے سکے۔ کیونکہ اس کی کوئی دلیل ملتی ہی نہیں۔

❷ اگر اللہ نے وسعت دی ہے تو کفایت کے مطابق کھانا تیار کرے ورنہ عہد رسالت میں تو عموماً جو بھی میسر ہوتا اور جتنا بھی میسر ہوتا، اسی میں تمام افراد گزارا کرتے البتہ کھانا کم ہونے پر میزبان خود بھوکے رہتے اور مہمان کی سیری کا خیال رکھا جاتا۔ جیسا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے واقعے سے پتا چلتا ہے ان کے پاس ایک مہمان آیا اور ان کے ہاں کھانے کے لیے سوائے اپنے اور اپنے بچوں کی ضرورت کے اور کچھ نہ تھا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے کہا: بچوں کو سلا دو اور چراغ بجھا دو اور جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکھ دو۔ ان کا یہ عمل اللہ تبارک وتعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ یہ آیات نازل ہوئیں: ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصة.
''وہ دوسروں کے آرام کو اپنے پر ترجیح دیتے ہیں چاہے وہ خود تنگی میں ہی کیوں نہ ہوں''۔ (الحشر:)
(صحیح مسلم، کتاب الاطعمہ، باب اکرام الضیف وفضل ایثار، ح:۶۵۷)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

موجود کھانوں کی نسبت ممکن ہے غیر موجود اسے زیادہ پسند ہو یا کھانے کی اور ضرورت ابھی باقی ہو۔

دعوت کے اختتام پر واپسی کے متعلق ہدایات

۱۔ میزبان، مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک آئیں، یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور اس میں مہمان کی عزت بھی ہے۔ ہمیں مہمان کی عزت کا حکم دیا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے''۔

(حافظ منذری نے اسے طبرانی کبیر کی طرف منسوب کیا ہے۔ الترغیب و الترھیب: ۵۲۳/۱)

۲۔ مہمان اپنے میزبان کے ہاں سے خوش دلی سے جائے خواہ اس کے حق میں کچھ کوتاہی رہ گئی ہو، یہ اچھے اخلاق اور تواضع وانکساری کی دلیل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے روزہ دار اور رات کا قیام کرنے والے کے مرتبے پر پہنچ جاتا ہے'' (بخاری، مسلم)

۳۔ مہمان میزبان کی رضامندی اور اس کی اجازت سے واپس جائے۔ جب کہ اس کے ہاں ٹھہرنے میں اس کے حالات و مسائل کا لحاظ کرے۔ جب کوئی شخص بطور مہمان کہیں جائے تو تین دن سے زیادہ نہ ٹھہرے ممکن ہے میزبان تنگ آجائے اور اسے نکالنے پر مجبور ہو۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''مہمانی تین دن ہے، جو اس سے زیادہ مہمانی کرے وہ صدقہ ہے''۔

(بخاری: ۶۱۳۵، مسلم: ۴۸/۱۴، ترمذی: ۱۹۶۷)

جب میزبان خلوصِ دل سے ٹھہرنے پر اصرار کرے تو رکنا جائز ہے۔ مستحب ہے کہ میزبان کے پاس کسی بھی آنے والے مہمان کے لیے الگ بستر ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ''ایک بستر مہمان کے لیے ہے اور ایک مرد اور ایک عورت کے لیے ہے اور چوتھا شیطان کے لیے ہے''۔ ۴

(صحیح مسلم کتاب اللباس و الزینة،باب کراهة مازاد علی الحاجة ،رقم ۲۰۸٤)

رسول اللہ ﷺ کو کھانا ھدیہ کرنا

رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں سے محبت کرتے تھے اور ان کے ساتھ مل کر آپس میں تھوڑا یا زیادہ کھانا تقسیم کیا کرتے۔ ابونعیم، ابن السنی اور امام حاکم نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ھند کے حاکم نے رسول اللہ ﷺ کو کچھ تحفے بھیجے، ان میں ایک مٹی کا گھڑا تھا جس میں ادرک تھی، آپ نے تمام لوگوں کو ایک ایک ٹکڑا کھلایا اور مجھے بھی ایک ٹکڑا کھلایا۔ امام حاکم فرماتے ہیں مجھے ادرک کھانے کی اس کے سوا کوئی روایت یاد نہیں۔ ❶ (مستدرک حاکم: ٤/ ۳٥ ،ضعیف)

نبی ﷺ بھوکے شخص کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے

رسول اللہ ﷺ بھوکے کو کھانا کھلانے، مریض کی تیمار داری کرنے، قیدیوں کو آزاد کرانے کی ترغیب دیا کرتے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''بھوکوں کو کھانا کھلایا کرو، بیمار کی عیادت کیا کرو، مصیبت زدہ کی مصیبت دور کیا

❶ فاضل مرتب نے جو دلیل پیش کی ہے وہ ضعیف ہے جیسا کہ ذکر کر دیا گیا ہے۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کو کھانا ہدیہ کرنے میں بہت سی احادیث موجود ہیں جن میں ایک صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی واصحابہ وتخلیھم عن الدنیا۔ ح: ٦٤٥٢ ہے جو اسی کتاب میں ''نبی ﷺ کی صفہ والوں کے لیے دعا جب دودھ تھوڑا اور پینے والے زیادہ تھے''۔ کے عنوان کے تحت آگے آرہی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرو"۔(صحیح بخاری:۵۳۷۳)

نبی ﷺ دائیں ہاتھ سے کھانے کی ترغیب دیتے

آپ ﷺ دائیں ہاتھ سے کھاتے، پیتے اور اسی بات کی ترغیب دیتے۔امام مسلم نے اپنی صحیح میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جب تم میں سے کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اسی طرح جب پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے کیوں کہ شیطان بائیں سے کھاتا اور پیتا ہے"۔

(صحیح مسلم، کتاب الأشربه،باب آداب الطعام والشراب وأحکامها۔رقم ۱۰۵/۲۱۲۱)

نبی ﷺ کی صفہ والوں کے لیے دعا جب دودھ تھوڑا اور پینے والے زیادہ تھے

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح اور امام بیہقی دلائل النبوۃ میں ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے"اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں میں بھوک کی وجہ سے اپنا پیٹ زمین سے لگایا کرتا اور بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھتا۔ایک روز میں لوگوں کے راستے میں بیٹھ گیا کہ میرے پاس سے ابوبکر رضی اللہ عنہ گزرے، میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا، میں نے صرف اس لیے پوچھا تھا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں۔انہوں نے ایسا نہ کیا اور گزر گئے، پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے،ان سے بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا، پھر نبی ﷺ آئے، جب آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو مسکرائے، آپ ﷺ پہچان گئے جو بات میرے دل میں تھی اور جو آثار میرے چہرے پر نمایاں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:"میرے ساتھ آؤ"۔آپ چلے، میں آپ ﷺ کے پیچھے گیا، آپ ﷺ گھر چلے گئے اور میں نے اجازت مانگی؟ آپ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت دی۔آپ ﷺ نے گھر میں ایک پیالے میں دودھ دیکھ کر پوچھا! یہ کہاں سے آیا ہے؟ گھر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

والوں نے کہا فلاں نے آپ کے لیے ھدیہ بھیجا ہے۔

آپ ﷺ نے کہا: اے ابوھریرہ! میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور صفہ والوں کو میرے پاس بلاؤ۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: صفہ والے اسلام کے مہمان تھے، وہ کسی کے گھر کسی کے مال و دولت یا کسی شخص کے پاس نہ جاتے، جب آپ ﷺ کے پاس کوئی صدقہ آتا تو آپ ﷺ ان کی طرف بھیج دیا کرتے خود کچھ نہ لیتے، جب کوئی ھدیہ آتا تو آپ انہیں بھیجتے اور خود بھی لیتے، انہیں بھی اس میں شریک کر لیتے، پس یہ بات مجھے بری لگی، میں نے دل میں کہا یہ دودھ صفہ والوں کے لیے کس طرح کافی ہوگا؟ میں زیادہ حق رکھتا ہوں کہ اس دودھ کو پی کر مضبوط ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ وہ آئیں اور میں ان سب کو دودھ پلاؤں۔ اس طرح ممکن تھا کہ دودھ مجھ تک نہ پہنچتا صورت حال یہ تھی کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری سے راہِ فرار بھی نہ تھی، میں ان کے پاس آیا، ان کو دعوت دی، پس انہوں نے دعوت قبول کی اور آپ ﷺ سے گھر آنے کی اجازت چاہی، آپ نے انہیں اجازت دے دی اور وہ گھر میں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوھریرہ! میں نے کہا: لبیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا یہ پکڑو اور انہیں دو، میں نے پیالہ پکڑا اور ایک کو دیا۔ اس نے اچھی طرح سیراب ہو کر پیا پھر مجھے واپس کر دیا، اسی طرح دوسرے کو دیا حتی کہ رسول اللہ ﷺ کی باری آئی، اس وقت تمام لوگ سیراب ہو چکے تھے، آپ ﷺ نے پیالہ پکڑا۔ اس پر ہاتھ رکھ کر میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: اے ابوھریرہ میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔ میں نے کہا آپ ﷺ نے سچ فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ اور پیو۔ میں نے بیٹھ کر پیا آپ ﷺ نے پھر فرمایا: پیو۔ میں نے پیا۔ آپ ﷺ اسی طرح فرماتے رہے کہ پیو حتی کہ میں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب اس کے لیے کوئی گنجائش نہیں،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دو میں نے آپ ﷺ کو پیالہ دیا، آپ نے اللہ کا نام لیا، اس کی تعریف کی اور باقی پی لیا۔ (صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی ﷺ واصحابه و تخلیهم عن الدنیا۔رقم ٦٤٥٢، دلائل النبوه للبیهقی: ١٠١/٦، ١٠٢)

بڑا پیالہ جس سے آپ ﷺ نے اپنی قوم کے چالیس لوگوں کو کھلایا

ابنِ اسحاق اور بیہقی اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ (الشعراء: ٢١٤)

''اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ''۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! ایک صاع کھانے میں بکری کی ایک ران تیار کرو اور بڑے پیالے میں دودھ تیار کرو۔ اور بنو عبدالمطلب کو جمع کرو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ سب جمع ہو گئے ان کی تعداد چالیس سے ایک کم یا زیادہ تھی۔ ان میں آپ ﷺ کے چچا ابو طالب، حمزہ، عباس اور ابولہب تھے۔ میں ان کے پاس وہ ڈول لایا، ان میں سے ایک نے اس ڈول کو پکڑا اور اپنے دانتوں سے کاٹا، پھر ان کی پیشانیوں پر لگایا اور کہا: بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ۔ لوگوں نے اچھی طرح کھایا، ہمیں ان کی انگلیوں کے آثار ہی نظر آرہے تھے، اللہ کی قسم شاید ہی کوئی اس طرح کھاتا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے علی! انہیں پلاؤ میں وہ برتن لایا، انہوں نے سارا پی لیا، اللہ کی قسم شاید ہی کوئی ان کی طرح پیتا۔

پس جب رسول اللہ ﷺ نے ارادہ کیا کہ ان سے گفتگو کی جائے تو ابولہب نے بات شروع کرنے میں جلدی کی وہ کہنے لگا: تمہارے اس میزبان نے تم پر جادو کر دیا ہے تو وہ سب لوگ بکھر گئے۔ اس دن رسول اللہ ﷺ ان سے گفتگو نہ کر سکے۔

جب دوسرا دن آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی جیسے کل تم نے کھانا پینا تیار کیا تھا، اسی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طرح آج بھی تیار کر دو۔ پس میں نے ایسا ہی کیا، پھر ان سب کو آپ ﷺ کے پاس اکٹھا کر دیا۔ آپ ﷺ نے اسی طرح کیا جیسا کہ گزشتہ روز کیا تھا، پس انہوں نے اچھی طرح کھایا اور پیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبد المطلب کی اولاد! اللہ کی قسم یقیناً میں عرب کے کسی نوجوان کو نہیں جانتا جو اپنی قوم کے پاس اس سے بہتر چیز لایا ہو جو میں تمہارے پاس لایا ہوں، میں تمہارے پاس دنیا و آخرت کا معاملہ لایا ہوں۔ (اسے ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ الخصائص الکبریٰ للسیوطی: ۱/ ۲۰۶، مجمع الزوائد: ۸/ ۳۰۵، ۳۱۴)

ابن سعد اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ آپ ﷺ کے لیے کھانا تیار کرے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے پاس عبد المطلب کی اولاد کو بلاؤ، میں نے چالیس افراد کو بلایا، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا کھانا لاؤ، میں ان کے پاس ثرید لایا، شاید ہی کوئی شخص ان جیسا کھاتا، وہ اس میں سے سب کچھ کھا کر ہی رکے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں پلاؤ، میں نے ایسے برتن سے پلایا جو نہایت عمدہ برتن تھا وہ اس سے سارا پی کر ہی رکے۔

ابولہب کہنے لگا! محمد (ﷺ) نے تم پر جادو کر دیا ہے تو وہ لوگ بکھر گئے اور آپ ﷺ انہیں دعوت نہ دے سکے، کچھ روز گزرنے کے بعد پھر آپ ﷺ نے ان کے لیے مہمانی تیار کی۔ پھر مجھے حکم دیا کہ میں انہیں اکٹھا کروں۔ پس انہوں نے کھانا کھا لیا۔ پھر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: کون میری مدد کرے گا اس کام پر جس پر میں ہوں؟ میں نے کہا: میں اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس وقت نوجوان تھا، قوم خاموش رہی، پھر انہوں نے کہا: اے ابوطالب تو اپنے بیٹے کو نہیں دیکھتا؟ وہ کہنے لگے اسے چھوڑ دو، پس وہ ابوطالب کے بھتیجے کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کر سکیں گے۔

(ابونعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے، السیوطی فی الخصائص الکبریٰ: ۱/ ۲۰۶)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

نبی ﷺ کا مہمانی کی ترغیب دینا

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مہمانی کی دعوت لوگوں کو آپس میں جوڑتی اور مضبوط کرتی ہے اس سے محبت پھیلتی ہے، اقرباء کے معاہدوں میں مدد ملتی ہے، محبت کی روح زندہ ہوتی ہے دور والوں کو قریب کرتی ہے، دلوں کے کینے ختم کرتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مہمان کے لیے تکلف نہ کرو، اس طرح تم اسے ناراض کرو گے، جس نے مہمان کو ناراض کیا گویا اس نے اللہ کو ناراض کیا اور جس نے اللہ کو ناراض کیا تو اللہ اس سے ناراض ہو جائے گا۔ (عراقی نے اسے المغنی میں احیاء کے حاشیہ سے نقل کیا ہے: ۱۲/۲)

امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو میزبانی نہیں کرتا۔ (مسند احمد: ۱۵۵/۴)

اسلام نے قسم وغیرہ کے کفاروں میں کھانا کھلانے کا ذکر کرتے ہوئے وسعت کا اظہار کیا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گناہوں کا کفارہ اور نیکیوں کے درجات میں سے یہ ہے کہ کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

(اخرجه البغوی فی شرح السنة: ۳٦/٤)

کھانا کھلانے کی ترغیب کے سلسلہ میں بہت زیادہ احادیث ہیں ان میں ایک وہ ہے جو امام بیہقی، حاکم اور ابو نعیم نے روایت کی ہے: جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پوچھا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ حج میں نیکی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا۔

(بیهقی: ۲٦۲/٥، حاکم: ٤۸۳/۱، ابو نعیم: ۱٤٦/٦)

نبی ﷺ کی بیویوں کا ولیمہ

صحیحین میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی بیوی کا ولیمہ کھجور، گھی اور پنیر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے کیا۔(بخاری:٥٠٨٥،مسلم:١٣٥٦)

ایک روایت میں ہے:

''آپ ﷺ نے اپنی کچھ بیویوں کا ولیمہ جو کے دو مُد سے کیا''۔(بخاری:٥١٧٢)

دوسری روایت میں ہے:

''آپ ﷺ نے صفیہ سے نکاح کے موقع پر ستو اور کھجور کے ساتھ ولیمہ کیا''۔

(ابو داؤد:٢٧٤٤)

نکاح کے موقع پر نبی ﷺ کا ولیمہ کی ترغیب دینا

نبی ﷺ نے شادی کے ولیمہ کی ترغیب دلائی، یہ مسنون اور مشروع ہے۔ نبی ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے جو آپ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا تھا جب انہوں نے شادی کی: ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی ہو۔(بخاری:١٣/١)

دعوت قبول کرنے کی ترغیب

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو وہ اس میں شامل ہو۔(متفق علیہ)

ایک روایت کے مطابق راوی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دعوت کو قبول کرو جس کی تمہیں دعوت دی جائے۔

ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس ولیمہ کا کھانا سب سے برا ہے جس کے لیے مال دار لوگوں کو بلایا جاتا ہے اور محتاج وفقیر لوگوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور جو دعوت ولیمہ قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔(بخاری: ٣١/٧ ،مسلم:٢/ ١٠٥٢)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

،مؤطا:۲/ ۵٤٦ ،ابن ماجه:۱/۶۱۶ ،دارمی:۲/ ۱٤۳،مؤطا مالك:۲/ ۵٤٦)

ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ ولیمہ کی دعوت قبول کرنا لازم ہے، جب کسی کو اس کی دعوت دی جائے جب کہ اس ولیمہ میں کوئی بے ہودگی نہ ہو۔

امام شافعی کے ساتھیوں میں سے کسی نے کہا کہ یہ فرض کفایہ میں سے ہے، کیوں کہ یہ عزت افزائی اور دوستی و تعلق داری ہے، یہ سلامتی کی بنیاد ہے۔

ولیمہ کی دعوت قبول کرنے کی ترغیب

نبی ﷺ نے دعوت قبول کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو شادی کے ولیمہ کی دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرے۔ (مسند احمد:۲/ ۲۲)

بعض فقہاء اس مسئلہ کے بارے میں عمومی حکم کی وجہ سے دعوت قبول کرنا واجب قرار دیتے ہیں اور بعض کا کہنا ہے کہ یہ مستحب ہے واجب نہیں اور بعض لوگ صرف شادی کے ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب قرار دیتے ہیں۔ بعض کا کہنا ہے کہ یہ فرض کفایہ ہے کیوں کہ اس کا مقصد نکاح کو بدکاری سے ممتاز کرنا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ جسے ولیمہ کی دعوت دی جائے وہ اس میں آئے۔

(تلخیص الحبیر:۳/ ۱۹٤)

ایک روایت میں یوں ہے کہ جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (مسلم)

ایک روایت میں لفظ ہیں جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو وہ اس میں پہنچے اور جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (بخاری، مسلم)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابوداؤد کی ایک روایت میں لفظ یوں ہیں کہ دعوت قبول کرے خواہ وہ دعوت شادی کی ہو یا نہ ہو۔(ابوداؤد)

ابن قدامہ کہتے ہیں کہ دعوت قبول کرنا اس شخص پر لازم ہے جسے بالخصوص دعوت دی جائے، اس طرح کہ کسی کو خاص کر کے دعوت دی جائے یا کسی معیّن جماعت اور گروہ کو دعوت دی جائے، اگر بغیر کسی تخصیص کے دعوت عام دی کہ اے لوگو! ولیمہ میں آؤ یا کوئی ایلچی یوں کہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو تجھے ملے یا جسے چاہے دعوت دے تو اس صورت میں قبول کرنا واجب نہیں اور نہ ہی مستحب ہے، کیوں کہ اس نے خاص طور پر کسی کو دعوت نہیں دی لہٰذا اس پر قبول کرنا بھی ضروری نہ ہوا اور نیز اس بارے میں کوئی روایت منقول نہیں، اس طرح قبول نہ کرکے بلانے والے کا دل بھی نہیں ٹوٹتا، اس دعوت کو قبول کرنا جائز ہے اس لیے کہ یہ شخص عمومی دعوت میں شامل ہے۔(مغنی: ۱۰/ ۱۹٤)

ایک دن سے زیادہ ولیمہ کرنا جائز ہے، خلال اپنی سند کے ساتھ اُبی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نکاح کیا اور انصاریوں کو آٹھ دن تک دعوت دی۔

جب پہلے دن دعوت دی جائے تو قبول کرنا لازم ہے اور دوسرے دن مستحب اور تیسرے روز مستحب نہیں۔امام احمد فرماتے ہیں پہلے دن واجب ہے اور دوسرے دن اگر پسند کرے اور تیسرے دن نہیں۔امام شافعی کا بھی مذہب یہی ہے۔

نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا پہلے دن ولیمہ کرنا درست ہے، دوسرے دن نیکی ہے اور تیسرے روز ریا کاری اور دکھلاوا ہے۔

(ابوداؤد: ۲/ ۳۰۷، ابنِ ماجہ: ۱/ ٦۱۷، دارمی: ۲/ ۱۰۵، مسند احمد: ۵/ ۲۸۔ ۳۷۱)

اگر مقامِ دعوت کے بارے میں پہلے سے ہی معلوم ہو کہ وہاں کوئی نافرمانی کا کام ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مثلاً کھیل، تماشہ، موسیقی، رقص وسرود کی محفل، حاضرین دعوت کو شراب مہیا کرنا وغیرہ تو وہاں نہ جائے۔ آپ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ: میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو شراب، خنزیر، ریشم، موسیقی اور گانے والیوں کو جائز سمجھیں گے تو اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے کچھ کو بندر اور خنزیر بنا دے گا۔

اگر وہ مقامِ دعوت تک پہنچ گیا۔ وہاں دیکھا کہ برائی موجود ہے اگر تو وہ برائی شراب کی صورت میں دستر خوان پر ہے تو وہاں نہ بیٹھے، اس فرمان الٰہی کی وجہ سے:

﴿فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾. (الانعام:٦٨)

"تو یاد آنے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھ"۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ایسے دستر خوان پر بیٹھنے سے جس پر شراب پی جائے اور آدمی اس طرح کھائے کہ اس کا پیٹ کھلے میدان اور وادی کی طرح ہو۔

(بخاری، ابو داؤد، نیل الاوطار:٩٢/٢، الطبرانی:٣١٩/٣، بیھقی سنن کبریٰ:٢٢١/١٠)

اگر دستر خوان پر برائی نہ ہو لیکن گھر میں کوئی ایسا کام ہو رہا ہے تو اگر طاقت ہے تو ان کو روکے آپ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ جو تم میں سے برائی دیکھے، اسے اپنے ہاتھ سے تبدیل کرے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔

(مسلم:٦٩/١، ابن حبان:٥٤١/١، الاحسان، ترمذی:٢١٧٢، نسائی:١١١/٨، مسند احمد:٢٠/٣، الطیالسی:٢١٩٦)

اور اگر روکنے کی بھی طاقت نہ ہو، وہ صاحبِ نمونہ ہو تو چلا جائے اور نہ بیٹھے کیوں کہ اس میں دین کو عیب دار کرنا اور مسلمانوں پر گناہ کا دروازہ کھولنا ہے اور اگر وہ صاحبِ نمونہ نہیں،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صبر کر کے بیٹھ جائے ان کے ساتھ کھانا کھائے اور وہاں سے واپس نہ جائے، کیوں کہ دعوت قبول کرنا سنت ہے۔(رد مختار علی الدر المختار:٥/٢٣٩،القوانین الفقهیه، ص٤٣٦،مغنی المحتاج:٣/٢٥٠،المغنی:١/٦١٤ـ٦١٦) ❶

ولیمہ کی دعوت ہی اس گھر میں داخل ہونے اور کھانے کی اجازت ہے۔اس کی دلیل ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی وہ حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو دعوت دی گئی اور وہ ایلچی کے ساتھ ہی آ جائے تو یہی اجازت ہے۔(ابوداؤد:٢/٦٣٩،مسند احمد:٢/٥٣٣)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تجھے دعوت دی گئی تو تجھے اجازت دی گئی۔(الزهد لاحمد/٥)

حسن وحسین کی طرف سے نبی ﷺ کا عقیقہ کرنا

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے حسن وحسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے ساتویں روز عقیقہ کیا،ان کا نام رکھا اور حکم دیا کہ ان کے سروں سے تکلیف (بال) دور کرو۔(مستدرك حاکم:٤/٢٣٧،ابن حبان:٧/٣٥٥ـ٣٥٦)

....

❶ دورِ حاضر میں ولیمہ کی دعوتوں میں بہت سے ناجائز امور جمع کیے جا رہے ہیں جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں: (١) مووی یا تصویر بنانا (٢) باجے، ناچ، گانا یا ڈیک وغیرہ پر گانے لگانا (٣) قرض لے کر ولیمہ کی دعوت کرنا (٤) دکھاوا کرنے کی لیے بڑی دعوت کرنا (٥) دعوت کے لیے پرتکلف جگہ کا انتخاب کرنا (٦) دلہا دلہن کے لیے اسٹیج تیار کرنا (٧) میز کرسیوں پر یا کھڑے ہو کر کھانا کھلانا (٨) صوفوں کرسیوں اور اسٹیج پر ریشمی غلاف ڈالنا (٩) مردوں اور عورتوں کا بے پردہ ایک دوسرے کے سامنے آنا (١٠) دلہا کا سہرا پہننا (١١) دلہا دلہن کا بیوٹی پارلر پر جا کر تیار ہونا (١٢) دلہن کا بھنویں وغیرہ بنانا (١٣) دلہا کا میک اپ کرنا (١٤) کھانے میں شراب اور الکوحل ملے کول ڈرنکس مثلاً پیپسی، کوکا کولا، سپرائٹ، ٹیم، مرنڈا وغیرہ رکھنا (١٥) امرا کو دعوت دینا اور محتاجوں کو نظر انداز کر دینا۔ وغیرہ وغیرہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کا عقیقہ کی ترغیب دینا

سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ گروی ہوتا ہے، اس کی طرف سے ساتویں دن ذبح کیا جائے اور اس کا سر مونڈ دیا جائے۔

(ترمذی:۱۵۲۲)

ام کرز رضی اللہ عنہا نے عقیقے کے بارے میں پوچھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بچے کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری، وہ جانور نر ہوں یا مادہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ (نسائی:۷/۱۶۵، ترمذی:۱۵۱۶) ❶

میت کے گھر والوں کے لیے کھانا بنانے کی ترغیب

جب جعفر بن عبد المطلب کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو کیوں کہ ان کے پاس ایسی خبر آئی ہے جس نے انہیں مصروف کر دیا ہے۔ (ترمذی:۹۹۸، مستدرك حاکم:۲/۳۷۲) ❶

کھانا پیش کرنے میں نبی ﷺ کا اسوہ

نبی ﷺ کے کھانے کی کیفیت

۱۔ آپ پوری کوشش کرتے کہ آپ کا کھانا حلال اشیاء پر مشتمل ہو اور وہ حرام نہ ہو مثلاً: گندی اور حرام چیز نہ ہو مثلاً بہنے والا خون اور خنزیر کا گوشت وغیرہ کیوں کہ وہ اس فرمان الٰہی

---

❶ عقیقہ کا جانور چاہے کسی بھی عمر کا ہو اس کی کوئی قید نہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے حرام ہے:

﴿قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ﴾(الانعام:١٤٥)

''کہہ دے اس وحی میں جو میری طرف کی گئی ہے میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا جسے وہ کھائے، سوائے اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہایا گیا خون ہو یا خنزیر کا گوشت''۔

۲۔ کوئی چیز ناپاک ہو جائے: مثلاً گھی میں چوہا مر جائے، آپ ﷺ نے اس حدیث میں فرمایا جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے کہ اس چوہے کو اور اس کے ارد گرد گھی کو نکالو اور پھینک دو اور باقی گھی کھاؤ۔

۳۔ نقصان دہ چیز ہو: مثلاً زہر، گارا، مٹی، پتھر، کوئلہ اور دھواں جیسی چیزیں جو نقصان دہ ہوں۔ آپ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے ''نہ تکلیف دو اور نہ خود تکلیف میں مبتلا ہو''۔(مسند احمد: ٣١٣/١،ابن ماجه: ٢٣٤٠۔٢٣٤١)

۴۔ نشہ آور چیز ہو مثلاً شراب اور افیم وغیرہ یا جو ان کی طرح ہیں ان کے حرام ہونے کی وجہ سے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ

---

❶ میت کے گھر والوں کا آنے والے لوگوں کو کھانا کھلانا یا برادری وغیرہ کو کھانا دینا ہندوانہ رسم ہے۔ اسلامی طریقہ یہی ہے کہ میت کے گھر والوں کے لیے کھانا کوئی پڑوسی، رشتہ دار یا مسلمان بہن بھائی تیار کرے۔ البتہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ میت والے گھر میں چولہا تک نہیں جلنا چاہیے ایسی کوئی بات نہیں بلکہ اگر کوئی دوسرا کھانا تیار نہ کرے تو میت کے گھر والے اپنا کھانا خود تیار کر سکتے ہیں نیز میت والے گھر میں جو مہمان دور سے آئیں ان کا کھانا کھانا جائز ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فَاجْتَنِبُوْهُ﴾(المائدہ: ۹۰)

بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور شرک کے لیے نصب کردہ چیزیں اور فال کے تیر سراسر گندے ہیں شیطان کے کام سے ہیں سو اس سے بچو۔

۵۔ ایسی چیزیں جن کے ساتھ کسی دوسرے کا حق متعلق ہو مثلاً چوری کا مال یا چھینا ہوا مال کیوں کہ وہ اس فرمانِ الٰہی کی وجہ سے حرام ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾(النساء: ۲۹)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنے مال آپس میں باطل طریقے سے نہ کھاؤ''۔

۶۔ کوئی حرام جانور ہو: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِیْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْكُمْ﴾(المائدہ: ۱)

''اے ایمان والو! عہد پورے کرو تمہارے لیے چرنے والے چوپائے حلال کیے گئے ہیں سوائے ان کے جو تم پر پڑھے گئے ہیں''۔

اور اس فرمان باری تعالیٰ کی وجہ سے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَ مَآ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْقُوْذَةُ وَ الْمُتَرَدِّیَةُ وَ النَّطِیْحَةُ وَ مَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ ۫ وَ مَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ وَ اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ﴾(المائدہ: ۳)

''تم پر مردار حرام کیا گیا ہے اور خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ جس پر غیر اللہ کا نام پکارا جائے اور گلا گھٹنے والے جانور اور جسے چوٹ لگی ہو اور گرنے والا اور جسے سینگ لگا ہو اور جسے درندے نے کھایا ہو مگر جو تم ذبح کرلو اور جو تھانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ کہ تم تیروں کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذریعے قسمت معلوم کرو یہ سراسر نافرمانی ہے''۔

۷۔ آپ چلتے پھرتے گویا قرآن ہی تھے۔آپ ﷺ زمین پر قرآن کی تعلیم دینے والے اور کھانے میں حرام وحلال کے بارے میں احکام نافذ کرنے والے تھے کہ کھانا حصول کے اعتبار سے بھی پاکیزہ ہو۔حاصل شدہ مال حلال ہو،سنت کے مطابق حاصل کیا گیا ہو،فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ يَآيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴾(البقرہ:۱۷۲)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا فرمائی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو''۔

۸۔ آپ ﷺ کھانا تناول کرنے سے پہلے وضوء کرتے یا دونوں ہاتھ دھوتے اور اس کی ترغیب دیتے۔اس حدیث کے مطابق جو ابوداؤد اور ترمذی نے سلمان فارسی سے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھانے سے پہلے وضوء کرنا اور بعد میں وضوء کرنا کھانا میں برکت کا باعث ہے''۔(ترمذی:۱۸٤٦،ابو داؤد:۳۷٦۱،ضعیف)

دوسری وہ حدیث جو ابن ماجہ اور بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی۔کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو پسند کرے کہ اللہ اس کے گھر میں خیر زیادہ کردے تو جب اس کا کھانا رکھا جائے اور اٹھایا جائے تو وہ وضوء کرے''۔

(البزار،کشف الاستار:۳/۳۳۱،اس کی سند میں ایک راوی مجہول ہے)❶

---

❶ فاضل مرتب نے ضعیف احادیث سے استدلال کیا ہے جب کہ اصل بات یہ ہے کہ اگر ہاتھ گندے ہوں تو دھو لینے چاہییں نیز اگر کسی کی عادت ہو کہ وہ وضو کی حالت میں رہتا ہے اور وضو کر لے تو یہ بھی درست ہے۔غرض وضو کرے یا نہ کرے اور ہاتھ دھونے یا نہ دھونے کا تعلق کھانے سے پہلے اس صورت ضروری ہے جب کہ ہاتھوں میں کوئی گندگی لگی ہو ورنہ کھانے والے کی اپنی مرضی ہے دھوئے یا نہ دھوئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۹۔ آپ ﷺ کھانا زمین پر یا زمین پر بچھے ہوئے دستر خوان پر رکھ کر کھاتے جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے پاس جب کھانا لایا جاتا تو آپ ﷺ اسے زمین پر ہی رکھ لیتے۔(ابن ماجه/ ٣٢٦٠)

کیوں کہ یہ تواضع وانکساری کی انتہائی قریبی نشانی ہے۔آپ ﷺ نے کبھی زمین سے بلند دستر خوان یا چھوٹے سالن کے برتن میں نہ کھایا۔جیسا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے زمین سے بلند دستر خوان اور چھوٹے سالن کے برتن میں کبھی نہ کھایا۔پوچھا گیا تم کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے؟انس رضی اللہ عنہ نے بتایا زمین پر بچھے ہوئے دستر خوان پر۔اسے تواضع پر محمول کیا جائے گا اور یہ بات تکبر سے دور ہے۔❶

۱۰۔ آپ ﷺ دستر خوان پر پہلی مرتبہ بیٹھتے وقت ہی عمدہ طریقہ سے بیٹھتے اور اسی پر قائم رہتے۔آپ ﷺ کے بیٹھنے کے طریقوں میں سے ایک وہ ہے جو عبداللہ بن بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ بعض اوقات کھانے کے لیے دوزانو ہو کر اپنے قدموں پر بیٹھتے اور بعض اوقات دایاں پاؤں کھڑا کرتے اور بائیں پر بیٹھتے۔❷

(ابو داؤد:٣٧٧٣)

---

❶ اس حدیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ کسی چوکی، تپائی، میز وغیرہ، پر کھانا رکھ کر کھانا ناپسندیدہ ہے اور یہ اہل عجم کا طریقہ ہے۔نیز طشتریوں، چھوٹی پیالیوں یا پلیٹوں میں اپنا اپنا کھانا نکال کر کھانا بھی خلاف سنت ہے۔سنت یہ ہے کہ ایک برتن پر زیادہ افراد جمع ہو کر کھانا کھائیں جب کہ اجتماعی کھانا کھایا جائے۔

❷ کسی کرسی پر یا اونچی جگہ پر بیٹھ کر کھانا خلاف سنت ہے جب کہ آج کل مسلمان معاشرے میں کرسی پر بیٹھ کر کھانے کا عجمی اور غیر مسلم قوموں کا طریقہ رواج پا چکا ہے اس رواج کو ختم کرنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ مسنون طریقہ پھیل سکے اور دوبارہ اس کا احیا ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ فرمایا کرتے: میں ٹیک لگا کرنہیں کھاتا، میں تو ایک غلام ہوں، میں اسی طرح کھاتا ہوں جیسے غلام کھاتے ہیں اور میں اسی طرح بیٹھتا ہوں جیسے غلام بیٹھتے ہیں۔(البزار، کشف الاستار:۳/ ۳۳۱)

مروی ہے کہ آپ ﷺ جب کھانے پر بیٹھتے تو بائیں گھٹنے پر بوجھ ڈالتے اور دائیں کو کھڑا کرتے، فرمایا: میں تو صرف ایک بندہ اور غلام ہوں، میں اسی طرح کھاتا ہوں جیسے غلام کھاتے ہیں اور اسی طرح کرتا ہوں جیسے غلام کرتے ہیں۔(ابو داؤد، نسائی، ضعیف)

۱۱۔ آپ ﷺ کھاتے وقت اللہ کی اطاعت پر قوت کی نیت کرتے تاکہ اس کھانے سے آپ اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری اچھی طرح کریں۔آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر ایک کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔(بخاری: ٥٤)

آپ ﷺ تھوڑا کھانے کا ارادہ رکھتے کیوں کہ پیٹ بھرنے سے زائد کھانا عبادت میں رکاوٹ بنتا ہے،عبادت کرنے میں قوت نہیں پہنچاتا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھوڑا کھانے کی ترغیب دیتے ہوئے،آدمی اپنے پیٹ سے زیادہ بڑا کوئی برتن نہیں بھرتا،ابن آدم کو چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پشت کو سیدھا رکھیں،اگر وہ ایسا نہ کرے تو ایک تہائی کھانے کے لیے،ایک تہائی پینے کے لیے اور ایک تہائی سانس کے لیے۔

(ترمذی: ۲۳۸۰،ابن ماجہ:۳۳٤۹،نسائی)

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے نبی ﷺ بغیر ضرورت کے جو کہ آپ کے اختیار میں ہوتی بھوکے رہتے،عائشہ فرماتی ہیں اگر ہم پیٹ بھر کر کھانا چاہتے تو کھا سکتے تھے لیکن محمد ﷺ خود پر دوسروں کو ترجیح دیتے۔(بیھقی شعب الایمان برقم: ٥٦٤٠، ٢٦/٥،معضل)

۱۲۔ آپ ﷺ موجود چیز پر خوش رہتے۔آپ ﷺ نے کبھی کھانے میں نقص نہ نکالا اگر اس کی خواہش ہوتی تو کھا لیتے وگرنہ چھوڑ دیتے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

انس اور ابوھریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کھانے والی چیز میں عیب نہ نکالتے اگر پسند ہوتی تو کھا لیتے وگرنہ چھوڑ دیتے۔(بخاری:٥٤٠٩،مسلم:٢٠٦٤)

١٣۔ آپ ﷺ اپنے ساتھیوں سے پہلے کھانا شروع کرتے تا کہ برکت زیادہ ہو اور کھانے سے پہلے اللہ کو یاد کرتے ، اپنے ساتھیوں کو سکھانے کے لیے کہ ہم افضل چیز سے شروع کریں ، اللہ کا نام لیں اور شیطان کو دور کیا جائے کھانے میں اسلام کی تعلیمات کی پیروی کرنے کے لیے۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانے پر موجود ہوتے ، ہم اپنے ہاتھ آگے نہ بڑھاتے ، جب تک رسول اللہ ﷺ شروع نہ کرتے ، پس آپ ہی اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے۔

ہم آپ ﷺ کے ساتھ ایک مرتبہ کھانے پر تھے کہ ایک بچی آئی گویا کہ اسے دور ہٹایا جارہا تھا تو وہ اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھانے لگی پس رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ایک دیہاتی آیا گویا کہ اسے بھی دور ہٹایا جارہا تھا، آپ ﷺ نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا، پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک شیطان اس کھانے کو جائز سمجھتا ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ وہ اس بچی کے ذریعہ آیا تھا تا کہ اس کھانے کو اپنے لیے جائز کر لے تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اسی طرح اس دیہاتی کے ذریعہ بھی آیا تا کہ اسے جائز کر لے تو میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ، یہ شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھ کے ساتھ تھا پھر آپ ﷺ نے اللہ کا نام لیا اور کھایا۔(مسلم:٢٠١٧)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کے کھانے کا طریقہ

۱۔ آپ ﷺ کھانے کے شروع میں اللہ کا نام لیتے اور کھانے کے بعد اس کی تعریف کرتے۔ نبی ﷺ کا خادم روایت کرتا ہے کہ وہ جب نبی ﷺ کے پاس کھانا لاتا تو آپ ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے سنتا ''بسم اللہ'' اور جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ کہتے:

''اَللّٰھُمَّ اَطْعَمْتَ وَسَقَیْتَ وَاَغْنَیْتَ وَاَقْنَیْتَ وَھَدَیْتَ وَاجْتَبَیْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا اَعْطَیْتَ'' .

''اے اللہ تو نے کھلایا، پلایا، بے پرواہ کر دیا، اس کو ختم کر دیا، تو نے ہدایت دی اور تو نے چن لیا، پس تیری ہی تعریف ہے اس پر جو تو نے دیا''۔(نسائی، مسند احمد: ۳۳۷/٤)

ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ کے پاس سے جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو یہ دعا پڑھتے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا'' ۔

''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بے شمار پاکیزہ، بابرکت جو نہ کافی سمجھی گئی ہوں اور نہ ترک کی جا سکتی ہوں اور نہ اس سے بے نیاز ہوا جا سکتا ہو، اے ہمارے رب!''

(بخاری:٥٤٥٨)

۲۔ بچوں میں سے جو آپ ﷺ کے ساتھ کھانے میں موجود ہوتے یا آپ ﷺ انہیں دیکھتے تو آپ ﷺ انہیں کھانے کے آداب سکھاتے۔ عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بچے! اللہ کا نام لو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آگے سے کھاؤ۔(متفق علیہ)

آپ ﷺ اپنے ساتھیوں کو کھانے سے پہلے بسم اللہ کی تعلیم دیتے سرزنش کیے بغیر، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اس کے شروع میں اللہ کا نام لے اگر اس کے شروع میں نام لینا بھول جائے تو یوں کہے:

"بسم الله اوله و آخره".

اللہ کے نام کے ساتھ شروع میں اور آخر میں۔(ترمذی:۱۸۵۸،ابو داؤد:۳۷٦۷)

۳۔آپ دائیں ہاتھ سے کھاتے اور ہر کام میں دائیں طرف کو پسند کرتے ،کھانے میں، پینے میں،لباس پہننے میں۔(بخاری:۵۳۸۰)

آپ ﷺ اسے نصیحت کرتے جو برے طریقہ سے کھانا کھاتا ہے اور اسے ادب سکھاتے،پس عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے ان الفاظ میں حکم دیا: اے بچے اللہ کا نام لو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

(بخاری:۵۳۷٦،مسلم:۲۰۲۲)

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا، آپ ﷺ نے اسے کہا دائیں ہاتھ سے کھاؤ، وہ کہنے لگا: میں طاقت نہیں رکھتا۔آپ ﷺ نے فرمایا: تو طاقت نہیں رکھے گا،اسے سوائے تکبر کے کسی چیز نے نہ روکا تھا تو وہ کبھی بھی اس ہاتھ کو اپنے منہ تک نہ اٹھا سکا۔

(مسلم:۲۰۲۱،مسند احمد:٤٦/٤)

۴۔ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو دائیں سے، کیوں کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔(مسلم:۲۰۲۰،مسند احمد:۸/۲)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کھانے میں شیطان کا آنا اور اسے شکست دینے کا طریقہ

رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کو شیطان سے پناہ مانگنے پر ابھارتے اور اسے کھانے میں سے معمولی حصہ بھی نہ دینے کی ترغیب دلاتے، اگرچہ ایک لقمہ ہی کیوں نہ ہو۔

۱۔ امام مسلم اپنی صحیح میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بے شک شیطان تم میں سے ہر ایک کے پاس اس کے ہر کام میں آتا ہے حتی کہ اس کے کھانے میں بھی۔ پس جب تم میں سے کسی سے کوئی لقمہ گر جائے تو اسے ساتھ لگی تکلیف دہ چیز صاف کر کے اسے کھالے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے پس جب کھانے سے فارغ ہو تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیوں کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے میں سے کس حصہ میں برکت تھی۔(مسلم: ۳/۱۶۰۷، رقم ۱۳۵)

کھانے والی چیز سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا ضروری ہے، اور یہ برا عمل نہیں۔

۲۔ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی کھانا کھاتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹتے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس سے تکلیف دہ چیز کو دور کر کے اسے کھالے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ پیالہ پوری طرح صاف کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

(مسلم: ۱۳۶۔۲۰۳۴)

اس لقمہ کو چھوڑنے سے لازمی طور پر زمین پر گندگی پھیلے گی اور اس تکلیف دہ چیز کو دور نہ کرنے سے انسان شیطان کے مقصد کو پورا کرتا اور نافرمانی پر اس کی معاونت کرتا ہے، اس لیے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ اپنی انگلیاں چاٹ لے کیوں کہ وہ نہیں جانتا کہ ان میں سے کس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حصہ میں برکت ہے؟(مسلم:١٣٧۔٢٠٣٥)

۳۔ آپ ﷺ کھانے کے دوران باتیں کیا کرتے۔امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے گھر والوں سے سالن کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا ہمارے پاس تو سوائے سرکہ کے کچھ نہیں۔آپ ﷺ نے وہی منگوالیا اور اس سے کھانے لگے اور فرمایا کہ سرکہ بہترین سالن ہے،سرکہ بہترین سالن ہے۔

آپ ﷺ سے صحیح سند سے مروی ہے کہ آپ ﷺ دوران کھانا اور ایسے ہی مواقع پر اپنے ساتھیوں سے باتیں کیا کرتے بلکہ آپ ﷺ کھانے کے دوران باتیں کرنے کا حکم دیتے گویا رسول اللہ ﷺ اپنے کھانے کو اللہ کے ذکر کے ساتھ گھلا ملا دیتے۔طبرانی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اپنے کھانے کو اللہ کے ذکر اور درود کے ساتھ گھلا ملا دیا کرو اور اس سے غافل ہو کر سو نہ جایا کرو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔(عمل الیوم واللیلة لابن السنی:٤٨٣،ضعیف)

کھانا کھانے کے دوران نبی ﷺ کا طریقہ

نبی ﷺ نے ایسے دسترخوان پر بیٹھنے سے منع فرمایا: جس پر نافرمانی والی کوئی چیز ہو، رسول اللہ ﷺ ایسے دسترخوان پر جس میں شراب ہو بیٹھنے سے منع فرماتے۔ابوحفص اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کے دور چل رہے ہوں''۔(ترمذی، کتاب الادب،باب ما جاء فی دخول الحمام، دارمی:١٥٣/٢، صحیح الجامع:٣٤٨/٥)

یہ اسلام کا ادب ہے جو ہمیں کھانے کی جگہوں سے برائی کو دور کرنے کی تعلیم دیتا ہے دستر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خوان پر کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو اللہ کو ناراض کرے کیوں کہ کھانا جب کہ حلال ذرائع سے حاصل کیا جائے تو ضروری ہے کہ وہ خود بھی حلال ہو اگر وہ شراب ہوگی تو وہ جائز نہیں بلکہ مسلمان پر حرام ہے کہ وہ اپنے دستر خوان پر شراب رکھے۔

کھانا کھانے کے لیے نبی ﷺ کے بیٹھنے کی کیفیت

نبی ﷺ نے ٹیک لگانے سے روکا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔(بخاری:۵۳۹۸)

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں، نبی ﷺ کے پاس تھا کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی سے کہا جو آپ ﷺ کے پاس ہی تھا کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔(بخاری:۵۳۹۹)

ٹیک لگانا اسے کہتے ہیں کہ جو پوری طرح بیٹھ جائے عام لوگوں کے نزدیک معنی یہ ہے کہ بیٹھے ہوئے دو میں سے ایک کی طرف جھک جائے۔(مجمع بحار الانوار: ۲۶۷۱)

جو یہ کہتے ہیں کہ یہ آپ کی خصوصیات میں سے ہے ان میں ایک ابو العباس بن قاص ہیں مگر ہماری رائے وہی ہے جو صحیح بخاری کے شارحین کا ہے کہ اس میں ٹیک لگا کر نہ بیٹھنا آپ ﷺ سے خاص نہیں۔طبرانی نے اوسط میں ابو درداء رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو ٹیک لگا کر نہ کھا۔(عینی فرماتے ہیں اس کی سند ثقہ ہے)لہذا نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے۔

آپ ﷺ کا دستر خوان پر برتن اچھی طرح صاف کرنا

عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک برتن تھا جسے غراء کہتے تھے اسے چار افراد اٹھاتے۔ جب چاشت کا وقت ہوا یا انہوں نے چاشت کی نماز پڑھ لی تو آپ ﷺ کے پاس وہ برتن لایا گیا جس میں ثرید بنائی گئی تھی تو وہ سب اس پر جھک گئے پس جب انہوں نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سارا کھانا کھالیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اچھی طرح صاف کر دیا، ایک دیہاتی نے کہا یہ کیسا بیٹھنا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے معزز غلام بنایا ہے اور مجھے جابر و سرکش نہیں بنایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے اطراف و جوانب سے کھاؤ اور اس کے درمیانی حصہ کو چھوڑ دو اس میں برکت دی جائے گی۔

(ابو داؤد:۳۷۷۳،ابن ماجه:۳۲۶۳)

کھانے کے دوران نبی ﷺ کا گھٹنے اٹھانا

مصعب بن سُلَیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے نبی ﷺ نے کسی کام سے بھیجا، جب میں آپ ﷺ کے پاس واپس آیا تو آپ کو کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا اس حال میں کہ آپ ﷺ دونوں گھٹنے کھڑے کئے پاؤں پر بیٹھے تھے۔(ابو داؤد:۳۷۷۱،مسند احمد:۲۰۳/۳،دارمی:۱۰٤/۲،بیهقی:۲۸۳/۷)

نبی ﷺ دائیں طرف کھانا رکھتے

رسول اللہ اپنا کھانا دائیں جانب رکھتے تا کہ اسے پکڑنا آسان ہو: امام حاکم نے مستدرک میں حفصہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ داہنی جانب کھانے پینے اور کپڑوں کے لیے رکھتے اور بائیں جانب ان کے علاوہ کاموں کے لیے۔

(مستدرك حاكم:١٠٩/٤)

لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ہم کھانے کے قریب ہوں تا کہ اس میں سے کسی لقمہ کے گرنے کا امکان کم تر ہو جائے، جو آدمی اپنی اولاد یا مہمانوں کے سامنے کھانا چنتا ہے تو اسے چاہیے دائیں طرف ہی رکھے اس طرح یہ کھانے والوں کے قریب ہوگا۔ لہٰذا کھانا پوری طرح رکھ دینے سے پہلے لوگ اس کی طرف ہاتھ نہ بڑھائیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کا سالن

رسول اللہ ﷺ دیسی سرکہ پسند کرتے تھے، ولائتی پسند نہ کرتے تھے اور مرغی کا گوشت اس میں ڈبوتے: عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سرکہ بہترین سالن ہے۔(مسلم ١٦٤ـ٢٠٥)

اُم سعد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عائشہ کے پاس آئے اور میں ان کے پاس تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کچھ کھانا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: روٹی کھجور اور سرکہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے، اے اللہ سرکہ میں برکت فرما، بیشک یہ مجھ سے پہلے انبیاء کا سالن تھا، وہ گھر فقیر نہ ہوگا جس میں سرکہ ہو۔

(ابن ماجہ:٣٣١٨،ابو داؤد/ ٣٨٢٠،دارمی ٢/ ١٠١)

رسول اللہ ﷺ کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے؟

رسول اللہ ﷺ انتہائی مناسب برتن میں کھاتے، وہ نہ چھوٹا اور نہ بڑا ہوتا،❶ امام بخاری، نسائی، ابن ماجہ اور ترمذی بیان کرتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی زمین سے بلند دستر خوان اور چھوٹے برتن میں نہ کھایا اور آپ کی روٹی باریک نہ ہوتی۔ یونس جو اس روایت کی سند کے ایک راوی ہیں انہوں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا

---

❶ اصل بات یہ ہے کہ جو برتن میسر ہوتا اس میں کھالیتے البتہ عہدِ رسالت میں اکثر بڑے بڑے پیالے، ڈول اور پراتیں وغیرہ رائج تھے۔ نیز آپ ﷺ نے پسند بھی یہی کیا کہ کھلے برتن میں سب افراد مل کر کھائیں۔ اگر بہت زیادہ افراد ہوتے تو باری باری ایک ایک جماعت کی صورت آتے اور کھا کر چلے جاتے جیسا کہ غزوہ احزاب کے موقع پر کیا گیا۔ چھوٹے برتن سے مراد ہر شخص کا اپنے لیے الگ الگ پیالی پلیٹ وغیرہ لے کر اپنا الگ کھانا ڈالنا اور کھانا ہے۔ جسے رسول اللہ ﷺ نے ناپسند کیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جو کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ وہ لوگ کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے؟ وہ کہنے لگے کہ زمین پر بچھے ہوئے، دستر خوان پر۔

(بخاری: کتاب الاطعمہ، باب الخبز المرقق والاکل علی السفرۃ)

حسن بن مہران کرمانی فرماتے ہیں کہ میں نے فرقد جو صحابی رسول ﷺ ہیں، سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا اور آپ ﷺ کے ساتھ ان کے بچھے ہوئے دستر خوان پر کھانا کھایا؟ (اخلاق النبی وآدبہ لابی الشیخ الاصبہانی ص: ۱۹۸)

بڑے پیالے میں نبی ﷺ کے کھانے کا طریقہ

رسول اللہ ﷺ بڑے پیالے کے اطراف سے کھایا کرتے اور اس کے درمیان سے نہ کھاتے اور اسی بات کا حکم دیتے۔ عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بڑا پیالہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اطراف سے کھاؤ اور اس کا درمیانی حصہ چھوڑ دو کہ اس میں برکت دی جائے گی۔

(ابو داؤد، کتاب الاطعمہ، باب: ۱۸، ابن ماجہ: ۳۲۷۶)

آپ ﷺ کے ڈونگے کی کیفیت

رسول اللہ ﷺ بہت مہمان نواز تھے۔ اسی لیے آپ کا ڈونگا بڑا تھا تا کہ اس میں زیادہ کھانا سما سکے۔ عبداللہ بن بسر فرماتے ہیں نبی ﷺ کا ایک بڑا پیالہ تھا جسے غراء کہتے تھے اسے چار آدمی اٹھاتے۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک ڈونگا تھا جس کے چار حلقے (پکڑنے کے لیے) تھے۔

(اخلاق النبی ﷺ وآدابہ لأبی الشیخ الاصبہانی: ص ۱۹۹)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اپنے سامنے سے کھانے کا حکم

رسول اللہ ﷺ اپنے سامنے سے کھاتے اور اسی بات کی ترغیب دیتے: امام مسلم اپنی صحیح میں عمرو بن ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے گھر میں پرورش پار ہا تھا اور میرا ہاتھ برتن میں گھوم رہا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کا نام لے اور دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے آگے سے کھا۔ (مسلم: ۳/۱۵۹۹)

آپ ﷺ کے کھانے کا طریقہ

رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھایا کرتے یہ بہت عمدہ ادب ہے موٹاپا روکنے اور کھانا کھانے میں میانہ روی کے لیے۔ امام مسلم اپنی صحیح میں ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے اور ہاتھ پونچھنے سے پہلے اسے چاٹتے۔ (مسلم: ۳/۱۶۰۵)

امام مسلم انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کھانا کھاتے اپنی تین انگلیوں کو چاٹتے۔ (مسلم: ۳/۱۶۰۵)

نبی ﷺ ایک ہی لقمہ میں دو کھجوریں اکٹھی کرنے سے روکتے

رسول اللہ ﷺ ایک ہاتھ سے دو کھجوریں نہ لیتے، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں جبلہ بن سحیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابن الزبیر ہمیں کھجوریں دیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک روز لوگوں کو بہت مشقت پہنچی اور ہم کھا رہے تھے، اسی دوران ہمارے پاس سے ابن عمر گزرے وہ فرمانے لگے ایک سے زائد آپس میں نہ ملاؤ کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح ملانے سے روکا ہے، ہاں یہ اور بات ہے کہ ایک شخص اپنے بھائی کو اجازت دے۔ (مسلم: ۳/۱۶۱۷)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

نبی ﷺ کا انگلیوں کو چاٹنا

نبی ﷺ نے انگلیوں کو چاٹا تاکہ شیطان کے لیے کھانے میں سے کچھ نہ چھوڑیں اور اس کا اہتمام کرنے کی ہمیں ترغیب دی کہ ہم اس تھوڑے سے کھانے کو بھی نظر انداز نہ کریں۔امام مسلم اپنی صحیح میں ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اس وقت تک نہ صاف کرے جب تک کہ اسے خود نہ چاٹ لے یا کسی سے نہ چٹوا لے۔(بخاری:۱۰۶/۷،مسلم:۱۲۹۔۲۰۳۱)

اس حدیث کی روشنی میں چاٹنا صاف کرنے سے پہلے ثابت ہوا۔

امام مسلم اپنی صحیح میں جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انگلیاں اور برتن چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا تم کو معلوم نہیں کہ کس حصہ میں برکت ہے۔

(مسلم:۱۳۳۔۲۰۳۳)

آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس حصہ میں برکت ہے اس کا حقیقی معنیٰ تو اللہ کو ہی علم ہے، ایک معنی یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جو کھانا انسان پر پیش کیا گیا اس میں برکت ضرور ہے اور اسے یہ معلوم نہیں کہ برکت اس میں تھی جو اس نے کھالیا یا اس میں ہے جو اس کی انگلیوں پر باقی رہ گیا یا جو برتن میں باقی رہ گیا یا گرے ہوئے لقمہ میں، پس مناسب یہی ہے کہ ان تمام کی حفاظت کی جائے تاکہ برکت حاصل ہو۔

برکت کا اصل معنی ہے: زیادہ ہونا، خیر کا موجود ہونا اور اس سے فائدہ حاصل کرنا، یہاں کیا مراد ہے، حقیقت اللہ ہی خوب جانتا ہے بہرحال جو معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جو غذا کی صورت حاصل ہو اس کے تکلیف دہ نتائج سے محفوظ رکھے اور یہ اللہ کی فرمانبرداری میں مضبوط کرے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انگلیاں چاٹنے کی وجوہات

۱۔ عیاض کہتے ہیں کہ معمولی کھانے کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے۔

۲۔ ابن دقیق العید کہتے ہیں کہ جس سے صاف کرنا ہے یہ کھانا اس کپڑے وغیرہ کو نہ لگے اور بھی کئی احتمال ہو سکتے ہیں۔

۳۔ یہ انکساری کی ایک قسم ہے، اس میں یہ دلیل ہے کہ تھوڑا کھانا بھی پیٹ میں جاتا ہے۔

کعب بن مالک سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی تین انگلیاں چاٹتے۔ تین کے بارے میں ایک قول کے مطابق یہ ہے کہ یہ چاٹنے کی تعداد ہے لیکن ہمارا موقف ہے کہ اس سے مراد انگلیاں ہیں یعنی تین انگلیاں اس لیے کہ دوسری روایات میں بھی منقول ہے۔

تین انگلیاں یہ ہیں: انگوٹھا، شہادت والی انگلی اور درمیانی، اس میں یہ دلیل بھی ملتی ہے کہ کھانا ان تین انگلیوں سے کھانا چاہئے یہ عادت عموماً ہونی چاہئے، اس طرح ہم اس روایت اور تین سے زیادہ انگلیوں سے کھانے والی روایات میں موافقت کر رہے ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں ایک اور دو انگلیوں سے کھانا تکبر ہے اور تین سے کھانا سنت ہے اور اس سے زائد کرنا برا عمل ہے۔ بعض سلف صالحین چمچ کے ساتھ کھانے سے بچتے تھے کیوں کہ انگلیوں سے کھانا منقول ہے۔ مذکور ہے کہ ہارون الرشید کے پاس کھانا لایا گیا، اس کے ساتھ چمچ بھی تھے، ابو یوسف نے اس موقع پر کہا: تیرے دادا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس فرمان الٰہی:

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ آدَمَ﴾ (الإسراء: ۷۰)

"اور ہم نے اولاد آدم کو عزت دی"۔

کی تفسیر یوں کی ہے کہ ہم نے ان کی انگلیاں بنائیں کہ وہ ان سے کھاتے ہیں تو پھر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہارون انگلیوں سے کھانے لگے۔

آپ ﷺ برتن کو صاف کرنے کی رغبت دیتے

رسول اللہ ﷺ برتن میں باقی رہنے والے کھانے کو اٹھا لینے کی رغبت دیتے تاکہ وہ گندگی اور کوڑا کرکٹ تک نہ پہنچ جائے۔ امام ترمذی، ابنِ ماجہ اور دارمی ام عاصم رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس نبیشہ آئے جو رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے اور ہم ایک برتن میں کھا رہے تھے۔ اس نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: جو برتن میں کھائے پھر اسے انگلی سے چاٹے تو اس کے لیے برتن استغفار کرتا ہے۔

کھانے کی بیماری کی دعا

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تاریخ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب کھانا رکھا گیا اس وقت جس نے یہ دعا پڑھی:

"بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرَ الْاَسْمَآءِ فِي الْاَرْضِ وَفِي السَّمَآءِ" .

''اللہ کے نام کے ساتھ جو آسمان و زمین میں سب سے عمدہ نام ہے'' ۔

"لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ دَاءٌ اِجْعَلْ فِيهِ رَحْمَةً وَّشِفَآءً يَضُرُّهُ مَا كَانَ" .

''اس کے نام سے کوئی بیماری تکلیف نہیں دیتی تو اس میں رحمت اور شفاء رکھ دے۔ وہ جو بھی تکلیف و نقصان دہ چیز ہوگی یا اسے ختم کر دی گئی ہے''۔

(المواھب اللدنیہ:۲/ ۱۵۸)

آپ ﷺ کے سامنے زمین سے پانی پھوٹنا

چشمہ پھوٹنے کا واقعہ رسول اللہ ﷺ کے معجزات میں سے ہے۔ ابن سعد اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابو طالب نے بیان کیا کہ میں ذی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الحجاز نامی جگہ تھا اپنے بھتیجے یعنی نبی ﷺ کے ساتھ تو مجھے پیاس لگی۔ میں نے اس سے ذکر کیا کہ اے بھتیجے مجھے پیاس لگی ہے، میں نے اس سے اور کوئی بات نہ کہی حالانکہ میں دیکھ بھی رہا تھا کہ اس کے پاس سوائے درختوں کے جھنڈ کے کچھ نہ تھا کہتے ہیں اس نے درخت کی جڑ لپیٹی، پھر اترا اور کہنے لگا: اے چچا کیا تجھے پیاس لگی ہے؟ میں نے کہا: ہاں! تو اس نے اپنی ایڑی زمین کی طرف جھکائی تو اچانک وہاں پانی تھا تو وہ کہنے لگا: پیئو اے چچا! ابو طالب کہتے ہیں پس میں نے پیا۔ (اخرجه ابن عساکر، الخصائص الکبریٰ للسیوطی: ۱ / ۲۰۷)

بھری ہوئی مشک جس سے زائد پانی بہا دیا جائے

امام بیہقی محمد بن حمزہ بن عمرو الاسلمی سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا کھانا اپنے صحابہ پر گھوم گھوم کے آیا کرتا۔ ایک رات اس کے پاس، ایک رات اس کے پاس، ایک روز اس کے پاس، ایک روز میری باری آئی، میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ میں نے کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا اے اللہ کے رسول ﷺ! جب میں واپس آیا تو آپ ﷺ ایک کنارے کھڑے فرما رہے تھے: اسے باندھ دو۔ اسے باندھ دو (یعنی مشک کو) میں نے کہا، یہ زائد (پانی) ہے پس میں نے اسے کاٹ دیا تو اچانک وہ کناروں تک بھر گیا تھا تو میں نے زائد پانی لوٹا دیا پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ میں نے یہ بات ذکر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: البتہ اگر تو اسے چھوڑ دیتا تو وہ اپنے منہ تک بھر جاتا پھر تو اسے باندھ دیتا۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی: ۶ / ۱۱۲)

کھانے میں میانہ روی کا حکم

رسول اللہ ﷺ کھانا کھانے میں میانہ روی کی رغبت دیتے اور ایسی چیز کو خریدنے کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

رغبت دیتے جس کی یہ ضمانت دی جائے کہ یہ کھانے میں مفید ہے❶ اور پیٹ بھر کر کھانے سے منع کرتے۔ مقداد بن معدی کرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کوئی آدمی پیٹ سے برا برتن نہیں بھرتا، آدمی کو چند لقمے کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں پس اگر آدمی پر اس کا پیٹ غالب آجائے تو ایک تہائی کھانے اور ایک تہائی پینے اور ایک تہائی سانس کے لیے ہے۔

(مسند احمد: ٤/ ١٣٢، ترمذی، ابن ماجہ ٣٣٤٩، مستدرك حاكم ٤/ ١٢١)

کھانے کے بعد نبی ﷺ کا اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تعلیم دی کہ ہم کھانے سے فارغ ہو کر کیسے اللہ کا شکریہ ادا کریں۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے اللہ کھانا کھلائے تو وہ کہے:

"اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرٌ مِنْہُ".

"اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت فرما اور ہمیں اس سے بہتر چیز کھلا"۔

اور جسے اللہ دودھ پلائے تو وہ یوں کہے:

"اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ".

"اے اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت فرما اور اس میں اضافہ فرما"۔

کھانے پینے سے کوئی چیز کفایت نہیں کرتی سوائے دودھ کے۔ (مسند احمد: ١/ ٢٢٥)

❶ فاضل مرتب نے اس کی کوئی دلیل پیش نہیں کی گو اسلام کا مجموعی مزاج یہی بتاتا ہے کہ صرف مفید اور قوت دینے والی چیزیں ہی کھانا چاہیں۔ نیز وہ اپنی فطری حالت کے قریب ہی رہیں تو بہتر ہے ان کا حلیہ اتنا نہ بگاڑا جائے کہ ان میں صحت کے جو خزانے رب مطلق نے رکھے ہیں وہ ختم ہو جائیں جیسے دورِ حاضر میں ٹافیاں وغیرہ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کا اسے دعا دینا جو آپ ﷺ کے لیے کھانا تیار کرے

رسول اللہ ﷺ کھانا تیار کرنے والے کے لیے دعا کرتے اور اپنے صحابہ کو اس کی رغبت دیتے، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو الہیثم بن التیہان نے نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا تو اس نے نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کو دعوت دی۔ جب کھانے سے فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کو واپس لوٹا دو۔ صحابہ نے پوچھا؟ اے اللہ کے رسول ﷺ لوٹانا کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا بے شک آدمی جب کسی کے گھر میں جاتا ہے اس کا کھانا کھاتا اور پانی پیتا ہے تو اس کے بعد وہ دعا کرتے ہیں تو یہ اس کو لوٹانا ہے۔❶ (ابو داؤد: ۳۸۵۳)

مسلمان ایک آنت اور کافر سات آنتوں سے کھاتا، پیتا ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کافر کی ضیافت کی تو اس کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا تو اس نے اس کا سارا دودھ پی لیا یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا پھر صبح کو وہ مسلمان ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بکری لائی گئی، اس کا دودھ دوہیا گیا اور اس نے سارا دودھ پی لیا، پھر اس کے لیے دوسری بکری کے دودھ دوہنے کا حکم دیا گیا تو وہ اس دودھ کو پورا نہ پی سکا، پس رسول اللہ ﷺ

❶ عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے باپ نے آپ ﷺ کی ضیافت کی اور آپ کھانا اور وطبہ (کھجور، پنیر اور گھی ملا کر بنایا گیا) پیش کیا۔ پھر آپ ﷺ کو کھجوریں دی گئیں پھر پانی دیا گیا۔ جسے آپ ﷺ نے پی کر اپنے دائیں جانب بیٹھے ہوئے آدمی کو دے دیا۔ آپ جانے لگے تو میرے باپ نے درخواست کی تو آپ ﷺ نے دعا کی: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ. ''اے اللہ! تو نے ان کو جو دیا ہے اس میں برکت عطا کر اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم کر''۔ (مسلم)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: مسلمان ایک آنت سے پیتا ہے اور کافر سات آنتوں سے پیتا ہے۔

(مسلم :١٨٦، بيهقى دلائل النبوه ٦/ ١١٧)

سیر ہونے کے لیے آپ ﷺ کی دعا

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ کے سامنے کھڑی ہوگئیں آپ ﷺ نے ان کو دیکھا کہ خون ان کے چہرے سے اتر چکا تھا اور بھوک کی وجہ سے ان کے چہرے پر زردی غالب تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا اور فرمایا: اے فاطمہ! میرے قریب آؤ۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے فاطمہ! قریب آؤ۔ وہ قریب آئیں حتی کہ آپ ﷺ کے سامنے کھڑی ہوگئیں۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور اس کے سینے پر رکھ دیا ہار والی جگہ پر اور انگلیوں کو کھول دیا پھر فرمایا: اے اللہ! بھوکے کو سیر کرنے والے اور گری ہوئی حالت کو اچھا کرنے والے، فاطمہ بنت محمد کو اچھا کردے، عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اسے دیکھا کہ اس کے چہرے سے زردی غائب ہوچکی ہے اور خون غالب آچکا تھا جیسا کہ پہلے زردی خون پر غالب تھی، عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس کے بعد ملا۔ میں نے ان سے پوچھا تو اس نے کہا اے عمران! میں اس کے بعد کبھی بھوکی نہ رہی۔ [1] (بيهقى دلائل النبوه ٦/ ١٨)

نبی ﷺ نے برتن ڈھانپنے اور اس پر اللہ کا نام لینے کا حکم دیا

نبی ﷺ برتن بند کرتے اور انہیں ڈھانپتے تھے تاکہ اس میں کوئی چیز نہ گر سکے۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اپنے دروازے کو بند کر اور اللہ کا نام لے، کیوں کہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا اور اپنا چراغ بجھا دے، اس پر بھی اللہ کا نام لے اور

[1] یہ قصہ درست نہیں ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اپنے برتن ڈھانپ دے اگر چہ ایک لکڑی ہی ہو جسے اس پر رکھ دے، اس پر اللہ کا نام لے اور اپنا مشکیزہ باندھ لے اس پر بھی اللہ کا نام لے۔

(بخاری:۱۴۵/۷، مسلم۲۰۱۲/۹۶، ابو داؤد/۳۷۳۱)

نبی ﷺ بیماروں کو کھانے پر مجبور نہ کرتے

آپ ﷺ بیماروں کو کھانے پر مجبور نہ کرتے، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بیماروں کو کھانے اور پینے پر مجبور نہ کرو کیوں کہ اللہ انہیں کھلاتا اور پلاتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الطب، باب لا تکرھوا مرضاکم، ابن ماجہ:۳۴۴٤)

شام کا کھانا نہیں چھوڑنا چاہیئے

آپ ﷺ شام کے کھانے کی رغبت دیتے۔ کیوں کہ بدن کے لیے اس کی اہمیت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام کا کھانا نہ چھوڑو اگر چہ ایک چلو کھجور کا ہو کیوں کہ اسے چھوڑنا بڑھاپے کا باعث ہے۔ (ابنِ ماجہ: ۳۳۵۵، منکر)

عقل مند لوگوں کے ہاں شام کا کھانا عموماً نظر انداز نہیں کیا جاتا جسم کو غذا مہیا کرنے اور اس کی اہمیت کی وجہ سے۔ ❶

---

❶ فاضل مرتب نے منکر حدیث سے استدلال کیا ہے جو درست نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے سوائے سحری اور افطار کے کسی اور قسم کے کھانے کے لیے وقت کا کوئی تعین نہیں کیا اور نہ آپ ﷺ نے خود اس کا کبھی اہتمام کیا، نہ ہی آپ کے اہل خانہ کی سیرت میں کھانے کے کسی مخصوص وقت کا کوئی ذکر ملتا ہے۔ آپ ﷺ کو جب بھوک ہوتی یا جب کچھ مل جاتا تو کھا لیتے، نہ ملتا تو کسی قسم کی بھوک یا بے چینی کا اظہار نہ کرتے۔ کھانے کے اوقات کا تعین ان متوسط لوگوں کا رائج کردہ ہے جن کے پاس الحمدللہ وسعتِ رزق موجود ہے نیز کھانا ان کی ضروریات سے نکل کر لوازمات میں داخل ہو چکا ہے، رہی دورِ حاضر کی بے ضابطہ اکثریت تو وہ کھانے کے اوقات کے تعین کی بجائے ہمہ وقت کھانے پینے ہی میں مصروف رہنے اور خوش گپیاں کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیونکہ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے یہ لوگ بے گانہ ہو کر مغربی اقوام کی طرح بے لگام ہو چکے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

نبی ﷺ کے کھانے میں برکت

عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صُفَّہ فقیر لوگ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا: جس کے پاس دو کے لیے کھانا ہے وہ تین افراد کو لے جائے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہے وہ پانچواں یا چھٹا شخص بھی لے جائے ،ابو بکر تین کو لے آئے اور نبی ﷺ کے ساتھ دس لوگ چلے گئے اور گھر میں مَیں تھا اور میرے ماں باپ تھے۔ ابو عثمان نے کہا مجھ کو یاد نہیں ،عبدالرحمٰن نے یہ بھی کہا اور میری عورت اور خادم جو میرے اور ابو بکر دونوں کے گھروں میں کام کرتا تھا لیکن خود ابو بکر نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا اور عشاء کی نماز تک وہاں ٹھہرے رہے ،(مہمانوں کو پہلے ہی بھیج چکے تھے) اس لیے انہیں اتنا ٹھہرنا پڑا کہ آنحضرت ﷺ نے کھانا کھالیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو جتنا منظور تھا اتنا حصہ رات کا جب گزر گیا تو آپ رضی اللہ عنہ گھر واپس آئے۔ ان کی بیوی نے ان سے کہا کیا بات ہوئی ،آپ کو اپنے مہمان یاد نہیں رہے؟ انہوں نے پوچھا کیا مہمانوں کو ابھی تک کھانا نہیں کھلایا؟ بیوی نے کہا کہ مہمانوں نے آپ کے آنے تک کھانے سے انکار کیا۔ ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا تھا لیکن وہ نہیں مانے ،عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں تو جلدی سے چھپ گیا آپ رضی اللہ عنہ نے ڈانٹا اور بہت برا بھلا کہا۔ پھر مہمانوں سے کہا چلو اب کھاؤ اور خود قسم کھالی کہ میں تو کبھی نہ کھاؤں گا۔

عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم پھر ہم جو لقمہ بھی اٹھاتے تو اس کے نیچے سے کھانا اور زیادہ ہو جاتا ،سب لوگوں نے شکم سیر ہو کر کھایا اور کھانا پہلے سے بھی زیادہ بچ رہا اور ابو بکر نے جو دیکھا تو کھانا جوں کا توں تھا یا پہلے سے بھی زیادہ۔ اس پر انہوں نے اپنی بیوی سے کہا اے بنی فراس کی بہن (دیکھو یہ کیا معاملہ ہوا) انہوں نے کہا ،کچھ بھی نہیں میری آنکھوں کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ٹھنڈک کی قسم! کھانا تو پہلے سے بھی تین گنا زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ پھر وہ کھانا ابو بکر نے بھی کھایا اور فرمایا کہ یہ میرا قسم کھانا تو شیطان کا اغوا تھا۔ ایک لقمہ کھا کر اسے آپ ﷺ کی خدمت میں لے گئے، وہاں وہ صبح تک رکھا رہا، اتفاق سے ایک کافر قوم کے ساتھ جس کا ہم مسلمانوں سے معاہدہ تھا اور معاہدے کی مدت ختم ہو چکی تھی، لڑنے کے لیے فوج جمع کی گئی۔ پھر ہم بارہ حصوں میں ہو گئے اور ہر آدمی کے ساتھ کتنے آدمی تھے، اللہ کو ہی خوب علم ہے مگر اتنا ضرور معلوم ہے کہ آپ ﷺ نے ان نقیبوں کو لشکر والوں کے ساتھ بھیجا، فرمایا اس سے ان تمام فوجیوں نے بھی کھایا۔ (بخاری: ۳۵۸۱)

نبی ﷺ کا کھانا

رسول اللہ ﷺ نے ایک دن میں دو مرتبہ کبھی سیر ہو کر روٹی اور گوشت نہیں کھایا، مسروق کہتے ہیں میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور کہا کہ میں نے جب بھی کھانا سیر ہو کر کھایا تو میں نے خواہش کی کہ میں روؤں، مسروق نے کہا کیوں؟ انہوں نے کہا میں ان حالات کو یاد کرتی ہوں جن میں رسول اللہ ﷺ نے اس دنیا کو چھوڑا، اللہ کی قسم! ایک دن میں آپ ﷺ نے روٹی اور گوشت سے دو مرتبہ پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ (ترمذی: ۲۳۵۶)

یہ نمونہ ہے انکساری اور بزرگی کا اور مسلمانوں میں سے اونچے طبقے کی عملی مشق ہے تاکہ وہ اس امت کے محتاج لوگوں کے حالات سے واقف ہوں اور حد سے زیادتی نہ کرنے کا نمونہ بنیں۔

رسول اللہ ﷺ کی روٹی کی کیفیت

رسول اللہ ﷺ نے دو دن متواتر جو کی روٹی سے پیٹ نہیں بھرا، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ محمد ﷺ کے گھر والوں نے دو دن متواتر جو کی روٹی شکم سیر ہو کر نہ کھائی حتی کہ رسول اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ﷺ فوت ہو گئے۔ (بخاری/٥٤١٦)

ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جو کی روٹی کے معاملہ میں رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں سے زیادہ آگے کوئی نہیں تھا۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب فی معیشة النبی ﷺ، الشمائل: ١٤٥، مسند احمد: ٢٥٣/٥، ٢٦٠، ٢٦٧)

یہ اللہ کے پیغمبر ہیں کہ ان کا اور ان کے گھر والوں کا پیٹ اس حال میں رات گزارتا ہے کہ سوائے جو کی روٹی کے کچھ نہیں سمیٹتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اور ان کے گھر والے کئی کئی راتیں مسلسل اس حال میں گزارتے کہ رات کا کھانا نہ ہوتا اور ان کی اکثر روٹی جو کی ہوتی۔ (ترمذی: ٢٣٦٠، ابن ماجہ: ٣٣٤٧)

روٹی کھانے کی رغبت باقی سالن کا انتظار کیے بغیر

بشر بن مبارک کہتے ہیں میں اپنے دادا کے ساتھ ایک ولیمہ میں گیا۔ اس میں غالب القطان بھی تھے، کہتے ہیں کہ کھانا لایا گیا، اسے رکھا گیا تو لوگوں نے اپنے ہاتھ روکے رکھے میں نے غالب القطان کو فرماتے ہوئے سنا، انہیں کیا ہے کہ یہ کھاتے نہیں؟ لوگوں نے جواب دیا یہ سالن کا انتظار کر رہے ہیں۔ غالب نے فرمایا ہمیں کریمہ بنت ھمام الطائیہ نے حدیث بیان کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: روٹی کی عزت کرو اور روٹی کی عزت یہ ہے کہ اس کی موجودگی میں کسی دوسری چیز کا انتظار نہ کیا جائے، پس انہوں نے کھایا اور ہم نے بھی کھایا۔ ❶ (مستدرک حاکم: ١٢٢/٤، ابو نعیم فی الحلیه: ٢٤٦/٥، اس کی سند کمزور ہے)

---

❶ یہ بھی ضعیف حدیث سے استدلال ہے۔ اگر یہ علم ہو کہ روٹی کے ساتھ سالن آئے گا یا بن رہا ہے تو اس کا انتظار کر لینا درست ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ ایک بار گھر گئے۔ آپ ﷺ کے ساتھ ایک صحابی بھی تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کھانے کو کچھ ہے؟ جواباً جو کی روٹی پیش کی گئی۔ آپ ﷺ نے پوچھا! سالن ہے؟ جواب ملا سالن نہیں البتہ سرکہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہی دے دو۔ سرکہ بہترین سالن ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الاطعمه، باب فضیلة الخل التادم به، ح: ٦٥٠)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کا حکم

رسول اللہ ﷺ کھانے کے بعد ہاتھ دھویا کرتے اوراس بات کی رغبت دیتے ،ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جوسو گیا اوراس کے ہاتھ میں کچھ بچا ہوا کھانا ہے اوراس نے نہ دھویا اوراسے کوئی (زہریلی) چیز پہنچ گئی تو وہ صرف خودکوملامت کرے۔(ابو داؤد:٤/ ١٨٨،ترمذی: ١٨٦٠۔١٨٦١،ابن ماجہ:٣٢٩٧)

کھانوں پرثرید کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ ثرید پسند کرتے اوراکثر کھایا کرتے ۔ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مردوں میں بہت لوگ کامل ہوئے اورعورتوں میں سے سوائے مریم بنت عمران اورآسیہ فرعون کی بیوی کے کوئی کامل نہ ہوااور عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

(بخاری:٥٤١٨،مسلم،کتاب فضائل الصحابہ)

یہ تشبیہ دلیل ہے آپ ﷺ کی عائشہ سے محبت کی۔

نبی ﷺ کھیرا تازہ کھجور کے ساتھ کھاتے

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ کھیرا تازہ کھجور کے ساتھ ملا کر کھاتے۔

(مسلم:١٤٧(٢٠٤٣) بخاری ، کتاب الاطعمہ ، باب القثاء بالرطب)

رسول اللہ ﷺ کو دستی کا گوشت سب سے زیادہ پسند تھا

رسول اللہ ﷺ دستی کا گوشت پسند کرتے تھے کیوں کہ یہ ہضم کرنے میں آسان اور دانتوں سے کاٹنے میں بھی سہولت والا ہے۔عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں دستی کا گوشت رسول

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کو زیادہ پسند تھا لیکن آپ ﷺ کو ناغے سے گوشت میسر آتا اور آپ اس کی طرف جلدی کرتے کیوں کہ یہ جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔(ترمذی:۱۸۳۸)

رسول اللہ ﷺ دستی کو پسند کرتے اور اسے دانتوں سے کاٹ کاٹ کر کھاتے۔ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا تو آپ ﷺ کی طرف دستی بڑھائی گئی۔آپ ﷺ اسے پسند کرتے تھے۔پس آپ ﷺ اس میں سے کاٹ کاٹ کر کھانے لگے۔[1] (بخاری، کتاب التفسیر،سورۃ الاسراء،باب تفسیر قوله تعالیٰ ذرية من حملنا

آپ ﷺ کو پشت کا گوشت پسند تھا

آپ ﷺ گوشت پسند کرتے بالخصوص پشت کا گوشت کیوں کہ وہ عموماً تہہ بہ تہہ ہوتا ہے اور گندی جگہوں سے زیادہ دور ہوتا ہے۔عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گوشت میں سے سب سے عمدہ پشت کا گوشت ہے۔

(ابن ماجه:۳۳۰۸،مستدرك حاكم:٤/١١١،مسند:١/٢٠٤،٢٠٥،معجم صغير: ٩٦/٢)

آپ ﷺ گوشت کا شوربہ زیادہ کرتے اور اس کی رغبت دیتے

رسول اللہ ﷺ گوشت کا شوربہ زیادہ بنایا کرتے اور اس کی رغبت دلاتے تاکہ ہمسایوں میں تقسیم کیا جا سکے،عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی گوشت خریدے تو اس کا شوربہ زیادہ رکھے پس اگر تم میں سے کسی

---

[1] پہلی حدیث میں دستی کے گوشت کی پسندیدگی کی وجہ عائشہؓ کے بیان سے ظاہر ہو رہی ہے۔دستی کا گوشت نرم ہوتا ہے،جلد پک جاتا ہے اور آپ ﷺ کو دیر بعد گوشت کھانے کا موقع ملتا،دستی کا گوشت جلد گل جاتا ہے لہذا یہی پکانے کا حکم دیتے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو گوشت نہ ملے تو اسے شوربہ تو مل جائے تو وہ بھی دو قسم کے گوشت میں سے ایک ہے۔❶(ترمذی:٥/ ٥٦١،مستدرك حاكم:٤/ ١٣٠)

آپ ﷺ ہڈی کو منہ کے قریب لانے کی رغبت دلاتے تا کہ اس پر موجود گوشت کھایا جا سکے

صفوان بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا اور ہڈی سے گوشت ہاتھ سے پکڑتا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہڈی اپنے منہ کے قریب لے جاؤ، کیوں کہ یہ زیادہ اچھا ہے اور آسان ہے۔(ابوداؤد:٣٧٧٩،ترمذی:٥/ ٢٦٥،مستدرك حاكم:٤/ ١١٣)

چھری سے گوشت کاٹنے سے منع فرماتے

رسول اللہ ﷺ چھری سے گوشت کاٹنے سے منع فرماتے اور دوسرے مواقع پر آپ ﷺ نے خود بھی کیا ہے۔عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گوشت چھری سے نہ کاٹا کرو، کیوں کہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے، اسے دانتوں سے کاٹو کیوں کہ یہ زیادہ مناسب اور آسان ہے۔(ابوداؤد:٣٧٨٨)

عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے بکری کے شانے کو کاٹ کر کھا رہے ہیں۔پس آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلایا گیا، آپ ﷺ نے اس شانے کو اور چھری کو رکھ دیا جس سے کاٹ رہے تھے پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔(بخاری:٥٤٠٨)

....

❶اسی طرح شوربے کے متعلق ایک روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! جب تو گوشت پکائے تو شوربا زیادہ کرلے اور اپنے ہمسایوں کا دھیان رکھ یعنی انہیں بھی بھیج۔

(مسلم،كتاب البر والصله،باب الوصية بالجار والاحسان اليه)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

آپ ﷺ بکری کا گوشت کھاتے

جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ چلے، میں آپ کے ساتھ تھا، آپ ایک انصاریہ کے پاس گئے، اس نے آپ کے لیے بکری ذبح کی، آپ ﷺ نے اس سے کھایا اور وہ ایک کپڑا بھر کے تازہ کھجوریں لائی آپ نے اس سے بھی کھایا پھر آپ ﷺ نے ظہر کے لیے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ واپس آئے تو وہ عورت آپ کے لیے اس بکری کا بقیہ حصہ لے آئی۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا، پھر عصر کی نماز پڑھائی اور وضوء نہ کیا۔(ابو داؤد: ۱۹۱)ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کا بازو کھایا، پھر نماز پڑھائی اور وضوء نہ کیا۔(مسلم: ۳۵٤،مسند احمد: ۳/۳۷٤۔۳۷۵)

آپ ﷺ گوشت کی تعریف کیا کرتے

رسول اللہ گوشت پسند کرتے تھے، ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا دنیا والوں اور جنت والوں کے کھانے کا سردار گوشت ہے۔(ابنِ ماجہ: ۳۳۰۵۔ضعیف)

آپ ﷺ کدو پسند کرتے اور اس سے محبت رکھتے

رسول اللہ ﷺ کدو پسند کرتے اور اسے کھایا کرتے: انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کدو کو پسند کرتے، ہم کھانا لایا کرتے یا آپ ﷺ کو دعوت دی جاتی تو میں جلدی سے انہیں تلاش کر کے آپ ﷺ کے سامنے رکھتا، اس لیے کہ مجھے معلوم تھا کہ آپ اسے پسند کرتے ہیں۔(نسائی، باب الولیمہ، دارمی: ۳/۱۰۱)

جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں میں نبی ﷺ کے پاس گیا، میں نے آپ ﷺ کے پاس دیکھا کہ کدو کو کاٹا گیا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس سے ہم کھانے میں اضافہ کرتے ہیں۔(نسائی کبریٰ، باب الولیمہ، ابنِ ماجہ: ۳۳۰٤، مسند احمد: ٤/۳۵۲)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کدو اور سوکھا ہوا گوشت کھاتے

رسول اللہ ﷺ کدو، سوکھا ہوا گوشت اور جو کی روٹی کھاتے ۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک درزی نے رسول اللہ کو کھانے پر بلایا، اس نے آپ ﷺ کے لیے جو بھی تیار کیا تھا۔انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس کھانے میں گیا، اس نے جو کی روٹی اور شوربا جس میں گوشت اور کدو تھا۔رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ پیالی کے کناروں میں کدو تلاش کرتے تھے تو میں بھی اس دن کے بعد کدو پسند کرنے لگا۔(بخاری، کتاب الاطعمہ ،باب المرق۔مسلم کتاب الاشربہ:٣٦،ابو داؤد:٣٢٨٢،ترمذی:١٨٥١)

آپ ﷺ کا کھجور اور دودھ کو طیب کے نام سے پکارنا

رسول اللہ ﷺ کھجور کھاتے اور دودھ پیا کرتے: عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ کھجور اور دودھ کو دو پاکیزہ چیزیں کہا کرتے تھے۔(مستدرک حاکم:١٠٦/٤،ضعیف)

آپ ﷺ نے سوکھا ہوا گوشت کھایا

رسول اللہ ﷺ دھوپ میں سوکھا ہوا گوشت کھایا کرتے: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا، جب اس نے بات شروع کی تو اس کے ہونٹ کپکپانے لگے تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: خود پر نرمی کر، میں کوئی بادشاہ نہیں میں تو ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔(ابن ماجہ:٣٣١٢)

آپ ﷺ نے حلوا بھی کھایا

رسول اللہ ﷺ نے کھجور اور گھی کا بنایا ہوا حلوا کھایا۔عبد اللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اونٹوں کے باڑے کی طرف گئے تو وہاں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اونٹنی کو لے جا رہے تھے جس پر آٹا، شہد اور گھی لدا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: اسے بٹھاؤ، عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے بٹھایا تو آپ نے پتھر کی ہانڈی منگوائی اور اس میں آٹا گھی اور شہد ڈالنے لگے پھر حکم دیا کہ اس کے نیچے آگ جلاؤ حتی کہ وہ اچھی طرح پک کر تیار ہو گیا پھر آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کھاؤ اور رسول اللہ ﷺ نے خود بھی کھایا اور فرمانے لگے یہ وہ چیز ہے جسے فارسی (ایرانی) خبیص کہتے ہیں۔(مستدرك حاكم: ٤/١٠٩-١١٠)

آپ ﷺ نے سرخی مائل انگور کھائے

اُم منذر بنتِ قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ بیماری سے لاغر علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ہمارے ہاں سرخی مائل انگور لٹکے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ اٹھے اور اس سے کھانے لگے۔ علی بھی اٹھے کہ اس سے کھائیں تو رسول اللہ ﷺ علی سے فرمانے لگے: رُک جاؤ تم بیماری سے کمزور ہو! علی رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ ام منذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں جو اور مکئی کو کوٹ کر دودھ میں ملا کر لائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی اس میں سے کچھ لو یہ تمہارے لیے زیادہ فائدہ مند ہے۔(ابو داؤد: ٣٨٥٦، ترمذی: ٢٠٣٨، ابنِ ماجه: ٣٤٤٢، مسند احمد: ٦/٣٦٣-٣٦٤، مستدرك حاكم: ٤/٤٠٧)

آپ ﷺ نے پنیر کھایا

رسول اللہ ﷺ پنیر کھاتے اور اسے چھری سے کاٹتے۔ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس تبوک میں پنیر لائی گئی تو آپ ﷺ نے چھری منگوائی، اونچا کیا اور کاٹا۔(مسلم: ٢٠٥٢/١٦٤)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کا خرگوش کا گوشت کھانا

ھشام بن زید بن انس فرماتے ہیں، میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے مرالظہر ان نامی جگہ پر خرگوش کو دیکھا تو نبی ﷺ کے صحابہ اس کے پیچھے دوڑنے لگے، میں نے اسے پکڑا اور ابوطلحہ کے پاس لایا۔ انہوں نے آگ جلانے والے پتھر سے اسے ذبح کیا اور میرے ذریعہ اس کا بازو یا ران نبی ﷺ کی طرف بھیجی۔ آپ ﷺ نے اسے کھایا۔ ھشام کہتے ہیں میں نے پوچھا، کیا آپ ﷺ نے کھایا؟ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ﷺ نے قبول کرلیا۔ (بخاری: ٥٤٧٩، مسلم، ترمذی: ١٧٨٩)

جب کھانے یا پینے میں مکھی گر جائے تو اس کے دونوں پَر ڈبونے کا حکم

رسول اللہ ﷺ مکھی کے فوائد ونقصانات کے بارے میں پوری طرح باخبر تھے اس لئے کہ اللہ نے آپ ﷺ کو بتایا کہ مکھی کے دو میں سے ایک پَر میں بیماری اور دوسرے میں شفاء ہے۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے پینے والی چیز میں مکھی گر جائے تو وہ اسے ڈبو دے پھر اسے پھینک دے کیوں کہ اس کے دو میں سے ایک پَر میں بیماری اور دوسرے میں شفاء ہے۔ (بخاری: ٣٣٢٠، ابنِ ماجہ: ٣٥٠٥)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکھی کے ایک پَر میں زہریلا مادہ ہوتا ہے اور دوسرے پَر میں شفا ہوتی ہے، جب وہ کھانے میں گر جائے تو اسے اس کھانے میں ڈبو دیا کرو کیوں کہ وہ زہریلا پَر آگے کرتی ہے اور شفاء والا پیچھے رکھتی ہے۔ (ابو داؤد: ٣٨٤٤، نسائی: ٤٢٦٧، ابن ماجہ: ٣٥٠٤)

رسول اللہ ﷺ کا پسندیدہ کھانا

رسول اللہ ﷺ اس کھانے کو پسند کرتے جو آٹا اور مسالہ پیس کر تیار کیا جاتا۔ عبداللہ بن علی سے روایت ہے کہ ان کی دادی سلمٰی فرماتی ہیں کہ حسن بن علی ابنِ عباس اور ابنِ جعفر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہم ان کے پاس آئے اور ان سے کہا ہمارے لئے وہ کھانا تیار کریں جسے آپ ﷺ پسند کرتے تھے اور اچھی طرح کھاتے تھے تو انہوں نے کہا ہم آج کل اسے پسند نہیں کرتے۔ ان لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے آپ ہمارے لیے تیار کریں، وہ اٹھیں انہوں نے کچھ جو لیے، انہیں پکایا، پھر انہیں ہنڈیا میں ڈال دیا اور اس پر کچھ زیتون ڈال دیا اور مرچ مسالہ اس پر ڈالا، پھر ان کے پاس لائیں اور کہا یہ تھا جو نبی ﷺ پسند کیا کرتے تھے اور اچھی طرح کھاتے۔ (طبرانی کبیر: ٢٤: ٢٩٠، رقم ٧٥٩)

آپ ﷺ کو شہد اور میٹھی چیز پسند تھی

رسول اللہ ﷺ کو میٹھی چیز پسند تھی اور آپ اس سے کھایا کرتے، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میٹھی چیز اور شہد پسند کرتے تھے۔ (بخاری: ٥٤٣١)

ہیثمی فرماتے ہیں ابو سلمان الدارانی نے کہا کہ آپ ﷺ کا میٹھی چیز کو پسند کرنے کا یہ معنی نہیں کہ آپ ﷺ بہت زیادہ خواہش کرتے تھے اور آپ ﷺ کا دل اس کی طرف بہت زیادہ کھنچتا تھا اور اس کا تیار ہونا بہت خوش نما لگتا جیسا کہ اس کے شیدائی اور بے صبری کا مظاہرہ کرنے والے لوگ کرتے ہیں، آپ ﷺ کی حالت تو ایسی تھی کہ جب آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ اس کی طرف عمدہ اور اچھے طریقے سے مائل ہوتے، اس طرح معلوم ہو جاتا کہ آپ ﷺ ایسے کھانے کو پسند کرتے ہیں اور اس کی مٹھاس کو پسند کرتے ہیں۔ ❶

---

❶ دورِ حاضر میں ''میٹھا سنت ہے، میٹھا رسول اللہ ﷺ کو بھی پسند تھا''۔ کہہ کر پر تکلف میٹھے پکوان تیار کیے جاتے ہیں اور کھائے کھلائے جاتے ہیں۔ جب کہ حقیقت وہی ہے جو فاضل مرتب نے درج کی کہ اگر میٹھا میسر ہو جاتا تو آپ ﷺ رغبت سے کھاتے۔ کہہ کر آپ ﷺ نے کبھی خصوصی حلوہ، مٹھائی وغیرہ تیار نہیں کروایا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کچا لہسن ناپسند کرتے

رسول اللہ ﷺ کچا لہسن کھانا ناپسند کرتے وہ کچا، ہاں یہ اور بات ہے کہ اسے پکا لیا جائے۔ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کھانا آتا تو آپ اس میں سے کھاتے اور جو زائد ہوتا میری طرف بھیج دیتے،ایک روز آپ ﷺ نے کھانا بھیجا تو اس میں سے کچھ نہ کھایا تھا کیوں کہ اس میں لہسن تھا۔ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کیا یہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں لیکن میں اسے ناپسند کرتا ہوں اس کی بو کی وجہ سے،ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں بھی اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں جسے آپ ﷺ ناپسند کرتے ہیں۔(مسلم:۱۶۲۳/۳)

عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے لہسن یا پیاز کھایا ہو وہ ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے۔(بخاری:۱۸۰۷)

آپ ﷺ کا پیاز کھانا

رسول اللہ ﷺ پیاز کھایا کرتے اس طرح کہ اسے پکایا جائے حتی کہ اس کی بُو ختم ہو جائے، ابوزیاد خیار بن سلمہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیاز کے بارے پوچھا تو انہوں نے کہا آخری کھانا جو رسول اللہ ﷺ نے کھایا تھا اس کھانے میں پیاز موجود تھا۔ (ابو داؤد:۳۸۲۹)

آپ ﷺ کا کھجور کھانا

رسول اللہ ﷺ کھجور کھایا کرتے اور اسے پسند بھی کرتے بلکہ دوسرے کھانوں کو اس کا سالن قرار دیتے: یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا، اس پر کھجور رکھی اور فرمایا۔ یہ اس کا سالن ہے۔(ابو داؤد:۳۸۳۰)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

آپ ﷺ کھانے کے وقت کیڑا لگی کھجور ٹٹولتے

رسول اللہ ﷺ کھجور ٹٹولتے تاکہ اس میں انسان کے لیے مضر چیز کو نکال دیں پھر کھاتے ،انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ کے پاس پرانی کھجور لائی گئی۔ آپ ﷺ کھول کھول کر دیکھنے لگے اور اس سے کیڑا نکالتے تھے۔❶(ابو داؤد:۳۸۳۲)

آپ ﷺ نے سرخاب کا گوشت کھایا

رسول اللہ ﷺ پرندوں کا گوشت کھایا کرتے:عمر بن سفینہ اپنے باپ سے،وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سرخاب کا گوشت کھایا۔

(ابو داؤد، کتاب الاطعمہ،باب فی اکل لحم الحباری،ترمذی،۱۸۲۸،ضعیف)

آپ ﷺ نے ٹڈی کھائی

رسول اللہ ﷺ ٹڈی کھایا کرتے حتیٰ کہ بدبودار ہونے سے پہلے مردہ حالت میں مل جاتی پھر بھی اس حدیث کی وجہ سے:ہمارے لیے دو مردار حلال ہیں مچھلی اور ٹڈی۔(بیھقی:۳۲۱۸)

ابو یعفور کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفیٰ سے سوال کیا ٹڈی کے بارے میں،انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات یا چھ جنگیں لڑیں ہم آپ ﷺ کے ساتھ اسے کھایا کرتے۔(ابو داؤد:۳۵۷/۳،ترمذی:۲۶۸/٤-۲۶۹)

---

❶اس میں ان لوگوں کے لیے سبق ہے جو سبزی میں سے درست اور اچھا حصہ بھی ردی قرار دے کر پھینک دیتے ہیں،پھل ذرا سا بھی نرم ہو جائے تو پھینک دیا جاتا ہے،سالن کا ذائقہ پسند نہ آئے تو اسے''بسا ہوا'' کہہ کر نفرت سے گٹر میں گرا دیا جاتا ہے۔گوشت کی بوٹیوں میں سے چربی اور کھانے کے قابل ہڈیاں اور رگیں بلکہ من پسند انداز کی کٹی ہوئی بوٹی نہ ہو تو اسے بھی نکال کر ایک طرف کر دیا جاتا ہے۔یہ درست ہے کہ کھانا بدبودار،سڑا بُسا یا پھل خراب نہیں کھانا چاہیے لیکن امرود میں ایک سنڈی دیکھ کر پورا امرود پھینک دینا کہاں کا انصاف ہے؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ نے سمندری جانور (مچھلی) کھائی

رسول اللہ ﷺ سمندر کا گوشت کھاتے: جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا اور ہم پر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا کہ ہم قریشی قافلہ کو جا ملیں اور ہم نے زادِ راہ خوشے لیے کہ ان کے ساتھ ہی کھجوریں تھیں، اس کے علاوہ ہمیں کوئی زادِ راہ نہ مل سکا۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں ایک ایک کھجور دیا کرتے، ہم اسے اسی طرح چوستے جیسے بچہ چوستا ہے، پھر اس پر ہم پانی پیتے تو وہ ہمیں اس دن رات تک کافی ہوتیں، ہم اپنی لاٹھیوں سے پتے جھاڑتے، پھر انہیں پانی میں تر کر کے کھاتے، ہم ساحلِ سمندر پر جا رہے تھے کہ ہمارے سامنے ریت کے ٹیلہ کی طرح کچھ آیا۔ جب ہم اس کے قریب آئے تو وہ ایک جانور تھا جسے عنبر کہتے تھے۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ مردار ہے، ہمارے لیے جائز نہیں۔ پھر کہنے لگے نہیں بلکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں ہیں اور تم مجبور بھی ہو لہٰذا اسے کھاؤ، پس ہم نے اس کے پاس ایک ماہ قیام کیا اور ہماری تعداد تین سو تھی حتی کہ ہم اسے کھا کھا کر موٹے ہو گئے۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے یہ بات ذکر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے نکالا، کیا تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت ہے تو ہمیں بھی اس میں سے کھلاؤ تو ہم نے اس میں سے رسول اللہ ﷺ کو بھیجا آپ ﷺ نے اسے کھالیا۔

(نسائی: ٤٣٥٤، ابو داؤد: ٣٨٤٠، مسند احمد: ٣/٣١٢)

آپ ﷺ نے کھانے میں دو چیزیں بھی جمع کیں

کھیرا اور کھجور:

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کھیرا اور تازہ کھجور ملا کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کھاتے۔(ابو داؤد:۳۸۳۵)

تربوز اور کھجور:

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تربوز اور کھجور کھایا کرتے اور فرماتے ہم اس کی گرمی اس کی ٹھنڈک سے توڑتے ہیں اور اس کی ٹھنڈک اس کی گرمی سے۔

(ابو داؤد:۳۸۳۶)

مکھن اور کھجور:

بسر السلمی کے دونوں بیٹے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ہم نے آپ ﷺ کے سامنے مکھن اور کھجور پیش کی،آپ ﷺ مکھن اور کھجور پسند کیا کرتے تھے۔(سنن ابو داؤد:۳۸۳۷،ابنِ ماجہ:۳۳۳٤)

نبی ﷺ کے پینے کا طریقہ

نبی ﷺ تین گھونٹ سے پیتے

آپ ﷺ تین گھونٹ کرکے پانی پیتے اور برتن الگ کرکے اس سے باہر سانس لیتے اور فرمایا کرتے یہ طریقہ زیادہ آسان اور مناسب ہے۔

(مسلم:۱۲۲/۱۲۳۔۲۰۲۸،ترمذی:۱۸۸٤)

آپ ﷺ کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیتے

آپ ﷺ کھڑے ہو کر اور بیٹھے دونوں طرح پیا کرتے باوجودیکہ بیٹھ کر پینے کی فضیلت موجود ہے،عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیٹھے اور کھڑے پیتے دیکھا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(ترمذی:۱۸۸۳،الشمائل:۱۷۷)

اس مسئلہ کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا موقف ہے کہ ان احادیث میں جمع کی صورت پیدا کی جائے وہ اس طرح کہ کھڑے ہو کر پینے کے بارے میں جو منع کرنا منقول ہے اسے کراہت پر محمول کیا جائے اور جو احادیث پینے کے ثبوت میں ہیں انہیں جواز پر محمول کیا جائے، تمام آراء میں سے یہی سب سے مناسب موقف ہے۔(فتح الباری:۱۰/۸۶۔۸۷)

آپ ﷺ کا مشکیزہ سے پانی پینا

آپ ﷺ لٹکے ہوئے مشکیزے کو منہ لگا کر پیا کرتے: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ ام سلیم کے ہاں گئے اور مشکیزہ لٹکا ہوا تھا، آپ ﷺ نے اس کے منہ سے پی لیا اور آپ کھڑے تھے۔ پس ام سلیم نے مشکیزہ کے سرے سے کچھ ٹکڑا کاٹ لیا۔

(مسند احمد:۳/۱۱۹۔۶/۱۶۱،دارمی:۲/۱۲۰)

کبشہ بنت ثابت رضی اللہ عنہا بھی اسی طرح روایت کرتی ہیں اور اضافہ ہے کہ: میں نے اس مشکیزے کے منہ سے کچھ حصہ کاٹ لیا رسول اللہ ﷺ کے منہ کی برکت حاصل کرنے کے لیے۔(ترمذی:۱۸۹۲،ابن ماجہ:۳۴۲۳)

آپ ﷺ ٹھنڈا اور میٹھا پینا پسند کرتے

آپ ﷺ ٹھنڈا اور میٹھا پانی پیا کرتے بلکہ آپ اسے پسند کرتے اور دوسرے پانی پر اس کو ترجیح دیتے: عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پینے میں رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ میٹھا اور ٹھنڈا پانی پسند تھا۔(ترمذی:۱۸۹۵،۱۸۹۶،مستدرک حاکم:۴/۱۳۷)

آپ ﷺ میٹھا پانی طلب کرتے

آپ ﷺ جب پانی پیتے تو میٹھا اور عمدہ پانی طلب کیا کرتے اور آپ ﷺ کو یہی پسند تھا: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو طلحہ انصار مدینہ میں سب سے زیادہ مال

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

دار تھے۔ کھجوروں کے باغات کے اعتبار سے اور انہیں اپنے مال میں سے بیر حاء نامی باغ جو مسجد کے سامنے تھا سب سے زیادہ پسند تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس میں جایا کرتے اور اس میں سے عمدہ پانی پیا کرتے۔(بخاری، کتاب الاشربه،باب استعذب الماء)

رسول اللہ ﷺ کنویں سے پانی نکالتے جب کنویں کے باہر عمدہ پانی نہ ہوتا: انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کنویں سے خوش گوار پانی نکالا کرتے۔(ابو داؤد:۳۷۳۵)

آپ ﷺ ٹھنڈا پانی پیا کرتے

آپ ﷺ ٹھنڈا پانی پسند کرتے، آپ ﷺ کے زمانہ میں سب سے ٹھنڈا پانی وہ ہوتا جو مشکیزہ میں ساری رات پڑا رہتا۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری شخص کے پاس گئے۔ وہ اپنی زمین پر پانی لگا رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: اگر تیرے پاس ایسا پانی موجود ہے جو رات بھر مشکیزے میں موجود رہا ہو تو ہمیں پلا۔ اس نے کہا میرے پاس موجود ہے وہ گیا اور ہم بھی اس کے ساتھ اس کی بیٹھک کی طرف گئے، اس نے آپ ﷺ کے لیے بکری کا دودھ نکالا ایسے پانی پر جو رات بھر مشکیزہ میں رہا تو آپ نے اسے پیا۔(ابنِ ماجه:۳۴۳۲،ابو داؤد:۱۰/۱۹۱۔عون المعبود ،ابن حبان:۵۲۹۰)

آپ ﷺ وضو کا زائد پانی پیا کرتے

آپ ﷺ وضوء کا زائد پانی پی لیا کرتے جب تک کہ وہ پاکیزہ ہوتا۔ یہ کام آپ ﷺ کی صاف ستھری طبیعت کے منافی نہ تھا، نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ انہوں نے ایک برتن منگوایا، اس میں پانی تھا، انہوں نے لیا اور کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا، چہرہ دھویا، دونوں بازو دھوئے، سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں دھوئے، پھر جو بچ گیا اسے پی لیا کھڑے کھڑے ہی، پھر فرمایا: لوگ کھڑے ہو کر پینا ناپسند کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کیا ہے جیسا کہ میں نے کیا۔

(بخاری:۵۶۱۵۔۵۶۱۶،ابو داؤد:۳۷۱۸،مسند احمد:۱/۱۰۲)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ زمزم کا پانی پیتے

آپ ﷺ زمزم کا پانی پیتے اور اس سے محبت کرتے: ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا۔ آپ ﷺ نے اسے کھڑے کھڑے ہی پیا۔

(مسلم: ۲۰۲۷، ترمذی: ۱۸۸۲)

علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمزم سے بھرا ہوا ڈول منگوایا اور اس سے پانی پیا۔ (مسند احمد فی زوائد المسند: ۱/۷٦)

آپ ﷺ زمزم پینے کی ترغیب دیا کرتے کیوں کہ اس میں دنیوی اور اخروی فوائد موجود ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا زمزم کا پانی اس کے لیے مفید ہے جو اسے پیئے۔

(ابن ماجہ: ۳۰٦۲، مستدرک حاکم: ۱/۴۷۳)

آپ ﷺ دودھ پیتے

آپ ﷺ دودھ پیتے۔ اس کے بڑے بڑے فوائد کی وجہ سے اس کی تعریف کیا کرتے کیوں کہ کھانے اور پینے والی چیزوں میں سے کوئی بھی اس کے برابر نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور خالد بن ولید رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ میمونہ ہمارے پاس دودھ کا برتن لائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پیا۔ میں آپ کے دائیں طرف تھا اور خالد بائیں طرف تھے، آپ ﷺ نے مجھے کہا پینے کا حق تمہارا ہے اگر تم چاہو تو اس پر خالد کو ترجیح دو، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کھانے اور پینے میں۔ سے سوائے دودھ کے کوئی چیز کفایت نہیں کرتی۔ (ابنِ ماجہ: ۳۴۲٦، ترمذی: ۳۴۵۱)

دائیں طرف پکڑانا مستحب ہے

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس دودھ کا ڈول لایا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے پیا۔ آپ ﷺ کے بائیں جانب ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور دائیں جانب ایک دیہاتی تھا، آپ ﷺ دیہاتی کو بچا ہوا دودھ دیا اور فرمایا دائیں جانب سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آ گے دو۔(بخاری:۵۶۱۲،مسلم:۲۰۲۹)

مختلف اوقات میں آپ ﷺ کا دودھ پینا

آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے کئی ایک مختلف اور مناسب اوقات میں دودھ پیا۔

عرفہ کے دن: ام الفضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عرفہ کے دن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارہ میں شک کیا تو میں نے آپ ﷺ کی طرف دودھ والا برتن بھیجا، آپ ﷺ نے اسے پیا۔(بخاری:۵۶۰۳)

ہجرت کے وقت: براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کے لیے نکلے تو ہم ایک چرواہے کے پاس سے گزرے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ پیاسے تھے، تو آپ ﷺ کے لیے تھوڑا سا دودھ دوہیا اور میں آپ ﷺ کے پاس لایا۔ آپ ﷺ نے اس قدر پیا کہ میں راضی ہوگیا۔(بخاری: ۵۶۰۷)

شب معراج: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب معراج ایلیاء نامی جگہ پر آپ کے پاس دو پیالے دودھ اور شراب کے لائے گئے۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کو دیکھا اور دودھ پکڑ لیا، جبرئیل نے آپ ﷺ سے کہا، تمام تعریف اللہ کی جس نے آپ کی فطرت کی راہنمائی فرمائی اگر آپ شراب پکڑ لیتے تو آپ کی ساری امت گمراہ ہوجاتی۔(مسلم: ۹۲/ ۲۰۰۹)

دودھ پی کر آپ ﷺ کلی کرتے

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا پھر کلی کی اور فرمایا اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔(بخاری:۵۶۰۹)

دودھ پی کر آپ ﷺ دعا کرتے

آپ ﷺ کھانے اور پینے کے بعد اللہ سے دعا کرتے اور اس کی تعریف کیا کرتے اور دودھ پینے کے بعد خاص دعا فرماتے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ آئے، آپ ﷺ کے لیے دودھ لایا گیا۔ آپ ﷺ نے دودھ پیا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو یوں کہے:

''اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ''۔

''اے اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت فرما اور اس سے بہتر کھانا عطا فرما''۔

اور جب کوئی دودھ پیئے تو یوں کہے:

''اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ''

''اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت فرما اور اس میں اضافہ فرما''۔

کیوں کہ کھانے اور پینے سے سوائے دودھ کے کوئی چیز کافی نہیں ہوتی۔

(ابوداؤد: ۱۰/۱۹۶۔۱۹۷ عون المعبود)

آپ ﷺ شہد پیتے

آپ ﷺ شہد پیتے اور اس سے محبت کرتے بلکہ آپ ہر میٹھی چیز کو پسند کرتے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا جو رسول اللہ ﷺ کی بیوی ہیں ان سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے اور آپ ﷺ اس کے ہاں سے شہد پیا کرتے۔ (ابوداؤد: ۳۷۱٤)

آپ ﷺ شہد اور میٹھا پسند کرتے

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میٹھی چیز اور شہد پسند کرتے تھے۔

(ابو داؤد: ۳۷۱۵)

آپ ﷺ کھجور کا رس پیا کرتے

مروی ہے کہ آپ ﷺ کھجور کا رس شادی وغیرہ کی مناسبت سے پیا کرتے، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو اسید الساعدی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شادی میں بلایا، اس روز اس کی بیوی ان لوگوں کی خدمت کر رہی تھی اور وہی دلہن تھی، سہل کہنے لگے تم جانتے ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا ہے؟ رات میں نے کچھ کھجوریں پانی میں بھگو کر ان کا رس نکالا جب آپ ﷺ نے وہ کھجوریں کھالیں تو میں نے آپ ﷺ کو اس کا رس پلایا۔(بخاری:٥٥٩٧)

آپ ﷺ نے انگور کا رس پیا

آپ ﷺ انگور کا رس پیا کرتے اس سے پہلے پہلے کہ اس کا ذائقہ تبدیل ہو یا وہ نشہ کی حد سے گزر جائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں گئے، جب آپ واپس آئے تو آپ ﷺ کے کچھ صحابہ نے کھجور، کدو اور سبز مٹکوں میں نبیذ بنائی تھی، آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا اور اسے بہا دیا گیا۔ پھر مشکیزے کے بارے میں کہا کہ اس میں پانی اور انگور ڈال کر رات بھر رکھ دو، جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے اس دن اور آئندہ رات اور دوسرے دن شام تک اسے پیا اور دوسروں کو پلایا پھر جب اگلی صبح ہوئی تو باقی ماندہ کے بارے میں حکم دیا اور اسے بہا دیا گیا۔(مسلم:٢٠٠٤/٨٣)

آپ ﷺ نبیذ پیا کرتے جو نشہ کی حد تک نہ پہنچی ہوتی

آپ ﷺ نبیذ پیتے جب کہ وہ زیادہ پرانی نہ ہو کیوں کہ جب وہ زیادہ دیر پڑی رہے تو وہ نشہ آور ہو جاتی ہے، سو وہ حرام ہو جاتی ہے۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے مشکیزے میں نبیذ تیار کی جاتی دو دن اور رات اور تیسرے دن عصر تک آپ ﷺ اسے پی لیتے، اگر اس سے کچھ زائد ہو جاتی تو آپ خود یا آپ کا خادم اسے گرا دیتا۔(مسلم:٢٠٠٤)

ثمامہ بن حزن القشیری کہتے ہیں میں عائشہ سے ملا اور ان سے نبیذ کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے ایک لونڈی کو بلایا اور کہا: اس سے پوچھو یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بنایا کرتی تھی، اس نے کہا کہ میں آپ ﷺ کے لیے رات کو مشکیزے میں نبیذ بنایا کرتی اور اس کا منہ باندھ دیتی جب آپ ﷺ صبح اٹھتے تو اس سے پی لیا کرتے۔(مسلم:۲۰۰۵)

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس پیالے سے یہ تمام چیزیں پلایا کرتا شہد، نبیذ پانی اور دودھ۔(مسلم:۲۰۰۸)

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

دار الکتب السلفیہ
اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
Ph.: 0092-42-37361505-37008768